صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 26 مارچ 2019ء بمطابق 18 رجب 1440 ہجری دوپہر دو بجکر بائیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی صاحب مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

فَٱسۡتَقِمۡ كَمَآ أُمِرۡتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطۡغَوۡاْۚ إِنَّهُۥ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٞ o وَلَا تَرۡكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنۡ أَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ o وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفٗا مِّنَ ٱلَّيۡلِۚ إِنَّ ٱلۡحَسَنَٰتِ يُذۡهِبۡنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِۚ ذَٰلِكَ ذِكۡرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَ o وَٱصۡبِرۡ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجۡرَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ۔

(ترجمہ): سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہوگئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ و آخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاک اللہ، چھٹی کی درخواستیں ہیں جی:

Mr. Salahuddin, MPA, w.e.f 26th for the remaining session; Mr. Sultan Muhammad Khan, Minister for Law, one day, for today; Mr. Nazir Ahmad Abbasi, today; Mr. Liaqat Khan Khattak, today; Mr. Sajida Hanif, MPA, today; Mr. Asif Khan, MPA, today; Mr. Fahim Ahmad Khan, MPA, today; Mr. Abdul Karim Khan, Special Assistant, for 26, 27; Mr. Jamshaid Hussain Shah Sahib, for today; Mohtarma Maria Fatima Sahiba, MPA, for today; Haji Anwar Hayat Khan, MPA, today; Sahibzada Sanaullah Sahib, MPA, today; Fazal Elahi Sahib, MPA, today; Syed Ahmad, Mohtarma Madiha Nisar Sahiba, for today; Janab Mehmood Ahmad Bitani Sahib, for today; Janab Tufail Anjaum Sahib, for today; Zubair Khan Sahib, MPA, for today. Is this the desire of the House that the leave should be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted. Ji, Taj Khan.

رسمی کارروائی

جناب تاج محمد ترند: شکریہ جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں، اسٹبلشمنٹ نے اپوائنٹمنٹس کے لئے جو رولز بنائے ہیں، اس میں بعض اضلاع کے امیدواروں کو تین سال کی رعایت دی ہے لیکن بدقسمتی سے پچھلے دنوں پولیس ڈیپارٹمنٹ نے ایک اشتہار دیا ہے جس میں بعض ضلعوں کو تو انہوں نے وہ رعایت دی ہے لیکن بٹگرام، مانسہرہ کے کچھ علاقے اس میں شامل ہیں، اسی طرح ہری پور کے کچھ علاقے اس میں شامل ہیں اور باقی اضلاع کو اس میں Ignore کیا ہے، تو یہ ان علاقوں کے امیدواروں کے ساتھ زیادتی ہے، میں نے تو آئی جی پی صاحب کو ایک درخواست بھی دی ہے لیکن اس پہ ابھی تک کوئی عمل نہیں ہوا، تو Kindly جی اس پہ آپ رولنگ دے دیں کہ جس طرح باقی اضلاع کے امیدواروں کو یہ رعایت دی گئی ہے، کیونکہ یہ جو اسٹبلشمنٹ میں نوٹیفیکیشن ہے، اس میں وہ سارے ایریاز Specified ہیں تو Kindly اس میں آپ رولنگ دیدیں کہ ان اضلاع کو بھی یہ حق دیدیں اور اس میں یہ 28 تاریخ لاسٹ ڈیٹ ہے جناب سپیکر، اس میں 28 تاریخ لاسٹ ڈیٹ ہے تو اگر یہ۔۔۔

جناب سپیکر: پولیس ڈیپارٹمنٹ سے کوئی ہے یہاں پر، موجود ہے؟ میں آئی جی پی صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Within two days اس پوائنٹ آف آرڈر کا جواب اسمبلی میں بھجوادیں، جی۔

جناب لائق محمد خان: جی طورغر بھی شامل کریں اس میں۔

جناب سپیکر: جی طورغر بھی شامل کریں اس میں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: درانی صاحب! میں ٹائم دیتا ہوں آپ کو، ذرا یہ ایشو نبٹالوں، کیا ہے، اسی پر ہے؟

جناب تاج محمد: یہ ڈسٹرکٹ مانسہرہ کے جو بیک ورڈ ایریاز ہیں، بٹگرام ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ آپ کس کو بتارہے ہیں، کوئی وزیر ہے ہی نہیں، آپ کس کو ہدایات دے رہے ہیں؟ اگر آپ ہدایات دے رہے ہیں تو وہاں پر سیکرٹری صاحب بھی ادھر بیٹھیں تو پھر ادھر ان کو بٹھادیں اور ادھر ہی ہدایات آپ دے دیں، یہ تو بالکل سپیکر صاحب، مجھے تھوڑا سا عجیب سا محسوس ہو رہا ہے، اس اسمبلی کو آپ کے بار بار کہنے پر بھی کوئی نہ اسے وزن دے رہا ہے، نہ کوئی اپوزیشن کے اجلاس کو وہ توجہ دی جارہی ہے اور اس کے بعد پھر جب بات کرتے ہیں تو پھر ناراض بھی ہوتے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ویسے یہ افسوس کی بات ہے کہ بار بار میرے کہنے کے باوجود ممبرز نہیں آرہے، میں آج تمام ممبرز کی Attendance عمران خان کو بھیجوں گا، پہلے رعایت کر دی تھی، آج نہیں کروں گا۔ جی ملیحہ بی بی، مائیک آن کریں جی ملیحہ بی بی کا۔

محترمہ ملیحہ علی اصغر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں جو 23 ہماری ریزولیوشنز پاس ہوئی ہیں Wednesday کو، میں ان کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی، کیونکہ سول سوسائٹی میں اور کچھ سوشل میڈیا کے اوپر کے پی اسمبلی کے حوالے سے کچھ بہت غلط باتیں اور بہت غلط Misinterpretation ہوئی ہے، اس حوالے سے میں تھوڑی Clarification دینا چاہوں گی اور میرے جو یہ یہاں پہ جرنلسٹ بھائی اور بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں، میں چاہوں گی کہ ہمارا میسج جو ہے وہ بڑا Loud and clear جانا چاہیئے کہ پی ٹی آئی ہمیشہ Women empowerment کی بہت Pro رہی ہے، اس وقت Being a chairperson of the COCUS اس وقت ہم مختلف لیجسلیشنز پہ کام

کر رہے ہیں، چاہے وہ Acid throwing ہو، چاہے وہ Child marriage ہو، چاہے کوئی بھی Pro-women legislation ہو، وہ ہم کر رہے ہیں، تو یہ تاثر دینا کہ ہم لوگ عورتوں کے خلاف یا عورتوں کے حقوق کے خلاف ہیں تو میرے خیال میں یہ بہت غلط تاثر ہے اور سب سے پہلے، پی ٹی آئی تو ٹھیک ہے پی ٹی آئی تو اس Favour میں ہے لیکن ہمیں تو اسلام نے بھی یہ سارے حقوق دیئے ہوئے ہیں کہ ہم اپنے رائٹس کی بات کریں لیکن اس ریزولیوشن کو لے کے سوشل میڈیا پہ اینڈ سول سوسائٹی کی طرف سے بہت غلط Interpretations آئیں۔ دوسری چیز میں آپ کو یہ بتاؤں کہ کوئی بھی اس ویمن مارچ کے خلاف نہیں تھا، ہماری اسمبلی میں ویمن ڈے منایا گیا 8th March کو، جو کہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ہم عورتوں کے حقوق کو تسلیم کرتے ہیں اور کے پی اسمبلی اور ساری اسمبلیوں کی طرح کسی طرح بھی عورتوں کے خلاف یا عورتوں کے خلاف لیجسلیشن یا ان کے رائٹس کے خلاف نہیں ہے، تو یہ چیز میں فلور آف دی ہاؤس کہنا چاہوں گی کہ پلیز کے پی اسمبلی کے حوالے سے جو یہ آپ لوگوں کی Misconception ہے اس کو کلیئر کریں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ہم لوگوں نے جو بات کی تھی، وہ یہ تھی کہ جو ویمن مارچ ہوا تھا اس میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ کچھ لوگوں کے سلوگنز تھے، کچھ ایسی باتیں لکھی گئی تھیں جو کہ میں یہ کہتی ہوں کہ Being a woman، ایک عورت ہونے کے ناطے میں بھی ان کو دیکھ کر، مجھے بھی شرم آرہی تھی، تو یہ کہنا کہ ہم ویمن مارچ کے خلاف تھے، یہ بالکل غلط ہے، ہاں کچھ ایسے سلوگنز تھے جو ہمارے معاشرے میں، اسلامی (تالیاں) معاشرے میں وہ پسند نہیں کئے جاتے، تو ہم اپنی ان بہنوں سے، سول سوسائٹی کی بہنوں سے اور ہم سب، یہ میں سپیشلی اپنے جرنلسٹ حضرات سے اس لئے کہتی ہوں کہ یہ لوگ آپ لوگوں کے کان ہیں، زبان ہیں تو آپ لوگ ہماری بات صحیح طریقے سے Interpret کریں کہ ہم رائٹس کے خلاف نہیں ہیں لیکن ہم ان الفاظ کی مذمت کرتے ہیں، یہ آزادی کے نام پہ بے حیائی کو ہم ناپسند کرتے ہیں (تالیاں) آزادی کا مطلب بے حیائی نہیں ہوتا، دیکھیں، ہم بات کر رہے ہیں عورت کو کیا چاہیئے؟ عورت کو اپنی جائیداد میں حصہ چاہیئے، عورت کو چاہیئے کہ جلدی اس کی شادی نہ کی جائے، عورت کے اوپر Harassment نہ ہو، یہ بڑے بڑے (تالیاں) اور یہ بات کرنا کہ ہم کھانا نہیں پکائیں گے، ہم برتن نہیں دھوئیں گے، تو جرابیں ڈھونڈ کے نہیں دیں گے، یہ کس قسم کی باتیں ہیں؟ آج اگر ہماری عورتیں سول سوسائٹی یہ دیکھے کہ جو Best countries ہیں وہ Backward آرہی ہیں، وہ کہتی ہیں ہم تھک چکی ہیں، مردوں کے برابر کام کر کر کے، ہمیں جو گھر میں پروٹیکشن ملتی ہے، ہمیں جو

سیکورٹی ملتی ہے گھر میں وہ کسی کو نہیں ہے، تو ہم لوگ اپنے معاشرے کے مخالف تو نہیں جائیں گے نا، ہم یہ ضرور چاہیں گے کہ ہم جب پیدا ہوں تو ہمارا باپ ہمیں Equal مواقع دے تعلیم کے، ہمیں صحت کی زیادہ سہولیات ملیں کیونکہ ہم بچے ہم پیدا کرتے ہیں، ایک عورت کو زیادہ صحت کی سہولیات کی ضرورت ہے، ہم یہ چاہیں گے کہ ہمارا جائیداد میں حصہ ہو (تالیاں) ہم یہ چاہیں گے کہ ہمارے اوپر فورسڈ میرج نہ ہو، ہم یہ چاہیں گے کہ ہمیں اگر مجبوری کے تحت کام کرنا پڑتا ہے تو ہمیں Work place harassment کا سامنا نہ کرنا پڑے، تو یہ کہنا کہ ہم عورتوں کے حقوق کے خلاف ہیں تو یہ بالکل غلط ہے، میں As a chairperson of the COCUS یہ کہتی ہوں کہ ہم اس وقت چھ سات لیجسلیشن پہ کام کر رہے ہیں اور وہ ساری Pro women legislation ہے اور پلیز اس چیز کو Rectify کیا جائے کہ کے پی اسمبلی اور پی ٹی آئی Against women right کوئی کام نہیں کرے گی۔ تھینک یو ویری مچ۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you ji. Item No. 5, Call Attention Notice: Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to move his call attention notice No. 268, in the House. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

توجہ دلاؤ نوٹس

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ امداد بحالی و آبکاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ حالیہ طوفانی بارشوں اور برف باری سے ضلع ایبٹ آباد بالعموم اور گلیات بالخصوص بہت زیادہ متاثر ہوا ہے جس کی وجہ سے کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں اور لوگوں کا روزگار بھی متاثر ہوا، میری معزز ایوان کی وساطت سے صوبائی حکومت سے التجاء ہے کہ وہ گلیات کو آفت زدہ قرار دے تاکہ لوگوں کی مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔ جناب سپیکر صاحب، پچھلے غالباً تین چار مہینوں سے گلیات میں اتنی برف باری ہوئی ہے جس کا پچھلے دس بیس سالہ پرانا ریکارڈ توڑا ہے، اس وقت بھی بیس سے بائیس فٹ برف وہاں پہ پڑی ہوئی ہے۔ ایک تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب میں نے سڑکوں کی بندش کے حوالے سے یہاں پہ پوائنٹ ریز کیا تھا اور آپ نے اس پہ رولنگ دی اور منسٹر صاحب اکبر ایوب صاحب وزیر مواصلات خود وہاں پہ گئے تو کافی لوگوں کو سہولت ملی لیکن سپیکر صاحب، اس طوفانی بارشوں اور برف باری کی وجہ سے گلیات کی تمام سڑکیں جو ہیں وہ تقریباً ختم ہو چکی ہیں، ایک تو

سڑکوں کی فوری طور پر بحالی کے لئے خاطر خواہ فنڈ وہاں پہ مختص کیا جائے گلیات کے لئے اور دوسرا جو پانی کی سکیمیں تھیں وہ بھی بری طرح متاثر ہوئیں کیونکہ جب برف باری ہوتی ہے تو سردیوں کی وجہ سے پائپ بند ہو جاتے ہیں اور وہ پھٹ جاتے ہیں تو ابھی بہت سارے گاؤں جو ہیں وہ واٹر سپلائی سکیموں سے محروم ہیں توان کی دوبارہ بحالی کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں اور اس سے بڑھ کے یہ ہے کہ لوگوں کے کاروبار متاثر ہوئے ہیں، چونکہ گلیات سیاحوں کا علاقہ ہے تو اس برف باری کی وجہ سے روڈ چونکہ بند رہے اور سیاح بھی وہاں پہ نہ آسکے، ان کے کاروبار متاثر ہوئے تو اس لئے ان کے جو زرعی قرضے ہیں، سپیکر صاحب، میں گزارش کروں گا حکومت سے کہ ان چھ مہینوں میں جو برا حال ہوا ہے، گلیات کے عوام کے کاروبار تباہ ہوئے ہیں، وہ گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں، توان کے جو زرعی قرضے ہیں وہ بھی معاف کئے جائیں اور سڑکوں اور جو واٹر سپلائی سکیموں کی میں نے بات کی ہے، اگر آپ خود بھی، وہیں سے آپ کا تعلق ہے، آپ دیکھیں کہ بالکل ساری سڑکیں تباہ حال ہیں، آپ وہاں پہ چونکہ جیپ روڈز ہیں اور چھوٹی گاڑیاں جاتی ہیں تو وہ گاڑیوں کے لئے وہاں پہ سڑکوں کا جو نظام ہے وہ سارا تباہ ہو گیا ہے اور لوگوں کو آنے جانے میں سخت مشکلات ہیں، اس کے لئے حکومت کوئی خاطر خواہ فنڈز گلیات کے لئے رکھے تاکہ ان سڑکوں کی بحالی بھی ہو سکے اور واٹر سکیمیں جو متاثر ہوئی ہیں، پائپ پھٹ چکے ہیں اور لوگوں کو پانی نہیں مل رہا ہے، وہ پریشان ہیں توان کی تکلیف کا مداوا کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: مسٹر شکیل۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت اللہ صاحب، پہلے آپ کر لیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، نلوٹھا صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، میرا کال اٹینشن نوٹس پچھلے دنوں آیا تھا، وہ اس سارے Spectrum کو Cover نہیں کر رہا تھا، Partially صرف روڈز کی میں نے بات کی تھی اور روڈز کے اندر ایم اینڈ آر کے جو فنڈز ملے ہیں، اس کی بات کی تھی۔ پھر اس پر بٹگرام کے ساتھی بھی اٹھے تھے اور جو Snow fallen areas ہیں، ان سب کے ساتھی اٹھے تھے، میرے خیال میں جو نلوٹھا صاحب نے نکتہ اٹھایا ہے وہ جتنے بھی Snow fallen areas ہیں، سبھی کا یہی مسئلہ ہے، میں تقریباً پانچ چھ روز پہلے اپنے حلقے میں چلا گیا تو میں نے وہ پکچرز شیئر کی ہیں، یعنی بڑے بڑے پہاڑ ہیں، برف کے بڑے بڑے پہاڑ جن کے درمیان میں سے ہم گزرتے ہیں اور جو لنک روڈز ہیں، تقریباً تمام لنک روڈز بلاک ہیں اور جو Maintenance کے فنڈز روڈز وغیرہ کے لئے ایشو ہوئے تھے وہ ختم ہو چکے ہیں،

Exhaust ہو چکے ہیں اور واٹر سپلائی سکیمیں بھی، بجلی کا سسٹم بھی درہم برہم ہے اور سچی بات یہ ہے کہ ان کو بحال نہیں کیا جائے گا تو لوگ بڑی مشکل اور تکلیف میں ہوں گے، تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ جہاں بھی Snow fallen areas ہیں ان سب کے لئے اس قسم کے کوئی ایمرجنسی اقدامات اٹھائے جائیں کہ جن جن ایریاز کے اندر وہاں جن جن سیکٹرز کے اندر وہاں نقصان ہوا ہے، اس کی ریکوری کے لئے، اس کی Rehabilitation کے لئے پی ڈی ایم اے کو یا متعلقہ محکموں کو Instructions issue کی جاتی ہیں لیکن اس پر کام بڑا ضروری ہے کیونکہ یہ جو Snow fall ہوا ہے یہ بڑا Unprecedented ہے، اس سے پہلے اس قسم کا Snow fall کبھی نہیں ہوا ہے، اس لئے میں ان کے نکتے کو بھی سپورٹ کرتا ہوں اور تھوڑا یہ Add کرتا ہوں کہ سب Snow fallen areas کو Include کیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: لائق خان صاحب، ایم پی اے۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جس طرح کہ نلوٹھا صاحب نے اور عنایت اللہ خان صاحب نے کہا، چونکہ میرا جس ضلع سے تعلق ہے تورغر، ہمارے صوبے کا سب سے پسماندہ ضلع ہے، میں سی اینڈ ڈبلیو کے وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمارے جو روڈز بند ہیں، کافی حد تک انہوں نے وہ کھولے ہیں لیکن وہ فنڈ جو تھا وہ ختم ہو گیا ہے، میں نے ایکسیئن سے رابطہ کیا، ایس ای سے رابطہ کیا، سیکرٹری صاحب سے رابطہ کیا، انہوں نے کہا کہ جو کام ہم سے ہو سکتا تھا وہ کیا، تو باقی کام رہ گیا ہے، مہربانی کرکے ہمارے کوئی 14 روڈز اس وقت مکمل طور پر، یہی 14 روڈز ہیں ہمارے پاس تو 6 روڈز انہوں نے کھولے ہیں اور 8 روڈز مکمل طور پر بند ہیں، اگر مہربانی ہو جائے کوئی سپیشل فنڈ ہو جائے تو اس سے ہمارے ان روڈوں کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

Mr. Speaker: Shakeel Ahmad Khan, honourable Minister, to respond please.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ایجنڈا آپ لوگوں کا رہ جائے گا پھر روز کی طرح کرلیں آپ بات کرلیں، سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر، نلوٹھا صاحب نے جو بات کی ہے، اس کی مکمل تائید کرتے ہیں اور یہ واقعی عنایت اللہ صاحب نے جس طرح کہا کہ پورے Snow fall area کا ایک ہی مسئلہ ہے اور

اس میں ضلع مانسہرہ، بٹگرام، تورغر، ایبٹ آباد اور آگے کوہستان اور پھر ملاکنڈ ڈویژن کے جو اضلاع ہیں اس میں جس طرح کہ Last week یہ بات ہوئی تھی کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے روڈز نہیں کھولے گئے تو مانسہرہ میں بھی جہاں کاغان میں بھی ہے، سرن ویلی ہے اور دور دراز کے ایریا میں ابھی تک روڈز جو ہیں وہ نہیں کھلے، جب ان سے بات کی جاتی ہے، فنڈز کی کمی ہے، فنڈز نہیں ہیں تو یہ یقین دہانی کرائی تھی فلور آف دی ہاؤس پر کہ فنڈز جلدی دے دیئے جائیں گے، تو یہی میں آپ کی وساطت سے یہ ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں گورنمنٹ کے کہ ابھی چونکہ یہ سیزن ہے اور یہ وہ ایریاز ہیں جہاں اس کے بعد جو سیاحت کا سیزن شروع ہو جائے گا اور سیاح لوگ انہی تین چار مہینوں میں ان علاقوں میں جاتے ہیں، ان کی آمدن کا بڑا ذریعہ یہی ہے تو اس سے پہلے اس کا انتظام کیا جائے تاکہ سیاحت کو بھی فروغ مل سکے اور لوگوں کو بھی سہولت مل سکے، تو یہ اس کی میں بھرپور تائید بھی کرتا ہوں اور مطالبہ بھی کرتا ہوں کہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے ناران کاغان اور اسی طریقے سے سرن ویلی کے جو روڈز ہیں، ان کو بھی کھولا جائے اور جو فنڈز ہیں وہ فراہم کئے جائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ شکیل احمد خان صاحب۔

<u>جناب شکیل احمد خان (وزیر مال)</u>: جناب سپیکر! نلوٹھا صاحب کا جو کال اٹینشن ہے اور جو معزز اراکین نے بات کی، میں بالکل Agree کرتا ہوں لیکن یہ Portfolio یہ منسٹری چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے، ان سے بات کریں گے اور ان کے جو ڈیمانڈز ہیں، میری ایک ریکویسٹ ہے کہ اس کے لئے اگر ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس کے لئے اپنی سفارشات تیار کر کے چیف منسٹر صاحب کو دے اور یہ جو آفت زدہ قرار دینے کی انہوں نے بات کی، نلوٹھا صاحب نے تو اس کو بھی میں Agree کرتا ہوں کہ اس طرح ہونا چاہیئے، لوگوں کا کاروبار اور معیشت سب کچھ وہ خراب ہو چکا ہے تو میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب نے جیسے کہا کمیٹی اس کی اناؤنس کر دیتے ہیں باہمی مشاورت سے گورنمنٹ اور ٹریژی بنچز سے، ثناء اللہ صاحب شاید آج Leave پر ہیں، ان کا کال اٹینشن تھا، لیپسڈ۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لینڈ ایکوزیشن مجریہ 2019 کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 6, Minister for, on behalf of Minister for Revenue, Mr. Shakeel Sahib, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition, Mines (Amendment) Bill, 2019, in the House. Honourable Minister Sahib.

Minister for Revenue and Estate: Mr. Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition, Mines (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stand introduced.

ائٹمز نمبر 7،8 کو انہوں نے پینڈنگ کر دیا، وہ پھر بعد میں کسی وقت لیا جائے گا، آئٹم نمبر 9 Business outstanding at the end of previous sitting، اس میں انفراسٹرکچر والا تو ختم ہو گیا تھا، اے ڈی پی کے اوپر کسی نے بات کرنی ہے تو کر لیں ورنہ ہم اس کو Conclude کرتے ہیں، اے ڈی پی پر سٹارٹ ہی نہیں ہوئی، کون پہلے بات کرنا چاہے گا، درانی صاحب آپ کرنا چاہتے ہیں؟

سالانہ ترقیاتی پروگرام پر بحث

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب! اے ڈی پی بڑی اہم ہے، ہمارے یہاں پر وزراء بیٹھے ہیں، وہ ہمارے لئے بڑے قابل قدر ہیں، ڈاکٹر صاحب ہیں، شکیل صاحب ہیں اور شکیل صاحب کا تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپوزیشن کی طرف سے کہ انہوں نے نلوٹھا صاحب کی بات کو Endorse بھی کیا اور تسلیم بھی کیا تو چونکہ انہوں نے بات تسلیم کی تو اس کے لئے ایک تو کمیٹی، لیکن جو ڈیمانڈ نلوٹھا صاحب کا تھا کہ اس کو آفت زدہ قرار دیا جائے، اس کے ساتھ گورنمنٹ Agree ہے تو پھر آپ ذرا اپنا کردار ادا کریں کیونکہ آفت زدہ میں پھر سارے ڈیپارٹمنٹس کو ایک نوٹس بھیج دیا جاتا ہے جس میں ایگریکلچر کے قرضے ہوتے ہیں، باقی ساری چیزیں ہوتی ہیں، اس علاقے کے لئے وہ مراعات ہوتی ہیں۔ دوسرا، چونکہ یہاں پر پلاننگ کا کوئی نہیں ہے، پلاننگ کا کوئی منسٹر نہیں ہے، سینیئر منسٹر فنانس نہیں ہیں اور اے ڈی پی ڈسکس ہو رہی ہے تو ابھی ہم جب بات کریں گے، میں تو چونکہ خود ابھی اس وقت اس پر بات اس لئے نہیں کرنا چاہتا کہ چونکہ یہ ذمہ داری ہے پلاننگ کی، پلاننگ کا ڈیپارٹمنٹ کس کے پاس ہے؟ چونکہ پیسے پھر دینے ہیں فنانس نے، فنانس منسٹر نہیں ہے، تو ابھی صرف، ہم تو دل کے کمزور لوگ ہیں، اتنی تھکاوٹ کے بعد اس کا کوئی رزلٹ نہ نکلے تو میرے خیال میں، میں تو احتجاجاً بھی کرتا نہیں ہوں اور اگر عنایت اللہ خان صاحب Agree کرتے ہیں، ان کی اپنی مرضی۔

جناب عنایت اللہ: اس کو پینڈنگ کر دیں میرے خیال میں، کیونکہ منسٹر صاحب نہیں، اصل میں کوئی پوائنٹس نہیں لے گا تو ہم نے تو تیاری کی ہے سپیکر صاحب، ہم نے تو تیاری کی ہے، ہم نے کوئسچنز پھر ایسے فریم کئے ہیں کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ فنانس منسٹر صاحب جو ہیں وہ ہمیں اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، تین منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ پوائنٹس لیں گے۔

جناب عنایت اللہ: فنانس منسٹر صاحب جو ہیں وہ Relevant Minister ہیں اور یہ بڑا Important ہے، اے ڈی پی کے اوپر ڈیبیٹ ہے، وہ بڑی Important ہے، اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ-----

جناب سپیکر: الحاج قلندر خان لودھی صاحب، آنریبل منسٹر۔

جناب قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): سپیکر صاحب! میری ریکویسٹ ہے کہ اپوزیشن اپنی بات کرے، درانی صاحب بھی کریں، باقی بھی کریں، ہم لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ان کے پوائنٹس نوٹ کریں گے، ان کو ریسپانڈ بھی کریں گے شاید اس وقت تک فنانس منسٹر بھی آ جائیں گے، نہیں آئیں گے تو ہم ان کو Reply ٹھیک ٹھاک دیں گے انشاء اللہ، ایسا کوئی مسئلہ، ہماری Collective responsibility ہے تو یہ اگر وہ اپنی مرضی سے نہیں کرنا چاہتے ہیں تو ان کی مرضی ہے، باقی گورنمنٹ کی طرف سے ہم لوگ بیٹھے ہیں، منسٹر بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب، آپ پوائنٹس لیں۔

وزیر خوراک: جی۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹس لیں، آپ نے Respond کرنا ہے، اگر فنانس منسٹر نہیں آتے۔

وزیر خوراک: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی کون بات کرنا چاہے گا؟ اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، آپ کو میں نے بار بار ریکویسٹ بھی کی ہے کہ یہاں پر جو ایشورنس منسٹروں نے دی ہے، آپ ایک کو بھی، دیکھیں نا کہ اس پر عمل ہوا ہو، کسی ایک کی کمٹمنٹ پوری ہوئی؟ سلطان صاحب بہت شریف آدمی ہیں، ساری ذمہ داری ان کے سر پر ہے، بڑے معزز آدمی ہیں اور بے چارے جب یہاں پر ہمارے ساتھ وہ کچھ بات مان لیتے ہیں تو بعد میں ہمیں فون کرتے ہیں کہ آج ہو جائے گا اور کل اور اب ہمیں ابھی یہ ہے کہ میں تو حیران ہوں اس پر لودھی صاحب، قلندر لودھی صاحب ہمارے بڑے پیارے دوست ہیں لیکن یہاں پر جو بھی منسٹر کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں بات کرتا ہے تو آج تک اس پر ذرا برابر عمل بھی نہیں ہوا، آپ کو معلوم ہے کہ اے ڈی پی، اور اس بار جو اے ڈی پی ہے، ابھی تک اس پر ہوا کیا ہے؟ ہم تو یہ پوچھیں گے کہ وہاں پر کنسرنڈ آدمی ہو، وہ پھر ہمیں بتادیں کہ فنانس نے پیسے کتنے Release کئے ہیں، اے ڈی پی کی اس کی میٹنگ کب ہوئی ہے؟ جو امبریلا تیئس سکیمیں ہیں ان میں سے ایک سکیم ڈسکس کی ہو؟ خواہ وہ چیف منسٹر کی Directive ہو، خواہ وہ ایریگیشن

کی کوئی سکیمیں ہوں، خواہ وہ سی اینڈ ڈبلیو کی ہوں، خواہ وہ فارسٹ کی ہوں یا جو بھی آپ کے ڈیپارٹمنٹس ہیں، ابھی آٹھ نو مہینے ہوئے ہیں ابھی ہم اپریل میں دوسرے بجٹ کی تیاری کریں گے لیکن ابھی تک میرے خیال میں وہ سہ ماہی کی جو پلاننگ ڈیپارٹمنٹ میں اس کی بحث ہوتی ہے وہ Review بھی نہیں ہوئی ہے، نہ تین مہینے کی ہوئی ہے نہ چھ مہینے کی ہوئی، نہ بے چارے یہاں پر میرے دوست جو گورنمنٹ کے ممبرز ہیں، وہ بھی راستے دیکھ رہے ہیں، یہاں پر تو ہم سن رہے ہیں، آج کے اخبار میں "مشرق" کی بڑی سرخی ہے کہ دو سو ارب روپے ایشین ڈویلپمنٹ بینک سے صوبہ قرضہ لے رہا ہے اور پچھلے پانچ سالوں میں جو قرضے لئے ہیں جناب سپیکر صاحب، مجھے بتادیں کہ اس صوبے کا واپسی میں Resource کیا ہے؟ آپ دو سو ارب یہ لے رہے ہیں پچھلے پانچ سالوں میں جو لئے ہیں اور اس کو آپ نے ایسے محکموں پر یا ایسے کاموں پر لگائے ہیں، جس طرح بی آر ٹی ہے، ابھی بی آر ٹی کا، پشاور کے لوگ اس سے تنگ ہیں، نہ انہوں نے کوئی ریکویسٹ کی کہ ہمیں یہ سہولت دی جائے اور جب یہاں پر ہم بات کرتے ہیں اس پر بھی تو پھر بی آر ٹی پر ہمیں شوکت یوسفزئی صاحب ادھر تو نہیں، بعد میں بات کرتے ہیں کہ اپوزیشن ہمیں Proof دے دیں، Proof تو آپ پارلیمانی کمیٹی بنائیں گے تو میں دوں گا نا، ابھی یہ ہے کہ اس کے لئے آج کے اخبار میں سترہ ارب روپے بی آر ٹی کے لئے ڈیمانڈ ہے کہ سترہ ارب روپے ہم بی آر ٹی کو دیں گے، 23 مارچ کو افتتاح کر رہے ہیں اور ایشین ڈویلپمنٹ بینک سے سترہ ارب روپے کی آج وہ ریکویسٹ کر رہے ہیں، اگر بی آر ٹی مکمل ہے، افتتاح کے لئے ٹھیک ہے تو یا "مشرق" کی ہیڈلائن غلط ہے یا پھر گورنمنٹ ستائس ارب روپے Completion کے بعد کدھر استعمال کرے گی؟ ابھی یہی کچھ باتیں ہوتی ہیں جو کہ ہم چاہتے ہیں کہ بڑے ذمہ دار لوگ ہمارے ساتھ ہوں، وہ نوٹ بھی کریں، ہمیں پھر بعد میں جواب دے دیں اور میرے ڈاکٹر صاحب ہیں، شکیل خان ہیں، لودھی صاحب، یہ تو ہمارے وہ شرفاء منسٹر ہیں جن کا ہم دل سے احترام کرتے ہیں لیکن جب گورنمنٹ اپنے ان مسئلوں کو، جب ہم ہائیڈل پر بات کرتے ہیں اور اس پر نفی شوکت یوسفزئی صاحب کرتے ہیں، میں اس کے لئے ڈیمانڈ کرتا ہوں اور وہ کہتے ہیں کہ پھر آپ لوگوں نے کیوں نہیں کی؟ ہم نے تو کی تھی؟ میں نے تو یہاں پر جواب دیا کہ ایک سو دس ارب روپے ایک ہم لائے تھے، تین ارب روپے آپ کو ہائیڈل سے مل رہے ہیں، سینتیس ارب روپے آپ کو آئل اینڈ گیس سے مل رہے ہیں، آپ سے ہم پوچھ رہے ہیں کہ آپ لوگوں نے پانچ سالوں میں کیا کیا؟ ابھی یہ ہے کہ اگر میں یہاں پر اے ڈی پی پر بات کروں تو مجھے تو سپیکر صاحب، آپ خود جانتے ہیں، آپ بڑے آج افسردہ

بیٹھے ہیں، میں آپ کے مزاج کو جانتا ہوں، آپ نے تو کہا بھی کہ میں آج عمران خان کو خط لکھوں گا لیکن عمران خان ان سے کیا پوچھیں گے؟ وہ خود نہیں جا رہے ہیں، جب سے یہ حکومت بنی ہے وہ دو بار گئے ہیں، جب وہ خود نہیں جا رہے ہیں تو پھر وہ وزراء کو کیا ہدایات دیں گے کہ آپ آئیں؟ تو لہذا میں اس پر تھوڑی سی، بعد میں عنایت اللہ خان کو میں اجازت دیتا ہوں، وہ اس پر بات کرتے ہیں، وہ بات کر لیں ضرور، لیکن پلیز اپوزیشن کی جو باتیں ہوتی ہیں وہ تنقید برائے تنقید نہیں ہوتی ہیں، وہ اصلاح برائے اصلاح ہوتی ہیں، وہ آپ کو تقویت دیتی ہیں، آپ کے لئے فنڈ کا ڈیمانڈ کرتی ہیں، آپ کے حق کو مضبوط کرتی ہیں اور اگر آپ لوگ صرف قرضے لیتے جائیں، جس طرح اس بار آپ کوئی نیا منصوبہ نہیں کر سکتے، کیوں؟ پانچ سال آپ نے اتنے منصوبے ڈالے ہیں کہ وہ پورے نہیں ہو رہے، پچاس کروڑ کا جو آپ کا روڈ ہے، اس کو پانچ سالوں میں آپ نے ایک کروڑ روپے دیئے ہیں، ابھی ایک کروڑ پانچ سالوں میں دے رہے ہیں تو وہ مکمل ہوگا، ابھی اگر کوئی دوسری حکومت آگئی، آپ دو سوار یہ لے لیں تو وہ تو میرے خیال میں وہ تو چلنے کے لئے پھر نہیں ہوں گے، تو لہذا میں عنایت اللہ خان کو ٹھیک ہے اجازت دیتا ہوں کہ وہ بحث کر لیں لیکن تھوڑا سا آپ اپنی اس اسمبلی کو وہ مقام دیں جو آپ نے بھی دیکھا ہے اور میں نے بھی دیکھا ہے اور اس اسمبلی کا وہ وقار، وہ مقام نہ ہو تو پھر میرے خیال میں لوگ ہنسیں گے ہم پر، تو میں آخری بار آپ کو دوبارہ بتا رہا ہوں کہ یہاں پر کوئی، اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں بھی نہیں، ابھی ایجوکیشن پر اتنا بڑا سکینڈل آیا ہے اور اس میں ڈائریکٹ جو ہے ضیاء اللہ خان کا نام آیا ہے اور ڈائریکٹ اس میں، ٹی وی پر میں دیکھ رہا تھا تقریباً ایک گھنٹے کا پروگرام تھا، اس میں کرپشن کی بات تھی، اس میں ہمارے سیکرٹری ارشد خان کی بات سامنے آگئی اور اس کا میں نہیں کہہ رہا ہوں، وہ ایم ڈی جو انہوں نے وہاں پر لگایا ہے ایجوکیشن میں، وہ کرپشن کی باتیں کر رہا ہے کہ میں انہیں بتا رہا ہوں وہ ایکشن نہیں لے رہے ہیں، مانسہرہ میں نوے سکول ہیں اور ستر جو ہیں وہ بند ہیں لیکن اس پر منسٹر صاحب بھی کوئی ایکشن نہیں لے رہے ہیں اور سیکرٹری صاحب بھی، تو اس پر عجیب قسم کی خبریں جب آتی ہیں تو میرے خیال میں یہ تو، اور صرف پھر یہ ٹی وی پر یا پریس کے ذریعے اس کو وائرل کرتے ہیں، میں تو چاہوں گا کہ جو سکینڈل ابھی ایجوکیشن پر سامنے آیا ہے، اس پر بھی مکمل ڈیبیٹ ہو، خواہ وہ ایم ڈی غلط ہے یا جو وہ کچھ کہہ رہا ہے کہ منسٹر انچارج اور سیکرٹری جو ہے، ہم نے ان کو بتایا بھی ہے لیکن اس کو نہیں، تو بڑے اہم مسئلے ہیں، ابھی دوبارہ جب تعلیم پر بات آئے گی اور آج میں نے اس پر ایک تحریک التواء بھی جمع کی ہے، چونکہ ایم ڈی کی بات ہے، میں جب بی آر ٹی پر بات کرتا ہوں، کرپشن

نہیں ہے، جناب سپیکر صاحب! دو دن پہلے چیف منسٹر نے خود بی آر ٹی کو انسپیکشن ٹیم کے حوالے کیا ہے، ابھی اس پر چیف منسٹر کا بھی اعتراض ہے کہ ٹھیک نہیں ہے، انسپیکشن ٹیم کو دیا ہے، میں بھی کہہ رہا ہوں، ہائی کورٹ بھی کہہ رہی ہے، پشاور کا بہت بڑا جرگہ بنا ہے وہ بھی کہہ رہے ہیں، لیکن یہاں پر جب ہم پارلیمانی کمیٹی کی بات کرتے ہیں، ہاؤس میں تسلیم کر لیتے ہیں لیکن اس کے بعد نہیں ہے، میں نے جب یہاں سے آواز اٹھائی کہ ابھی میں عوام کے پاس جاؤں گا، پشاور کے لوگوں نے مجھے ویلکم کیا اور انہوں نے کہا کہ ہم نے جرگہ بنایا ہے اور ہم پورا پشاور آپ کے ساتھ نکلیں گے لیکن مجھے شرمندگی یہ ہو گی کہ جو فورم اس کے حل کے لئے ہے، وہ اس میں ناکام ہو رہا ہے اور ہم روڈوں پر جانے کے لئے مجبور ہیں، تو پلیز آپ ان چیزوں کا نوٹس لیں، چیف منسٹر انسپیکشن ٹیم اگر اس کی انسپیکشن کرتی ہے تو یہ معزز ایوان بھی اس کے قابل ہے کہ اس کی انسپیکشن کر لے اور اگر شوکت یوسفزئی صاحب کہہ رہے ہیں تو ہم ان کو Proof ضرور دیں گے لیکن آپ پارلیمانی کمیشن بنا دیں جس طرح آپ نے ابھی بنایا ہے بلین ٹری پر، اس کے لئے میں نے تیاری کی ہے، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس اسمبلی کے بعد جو بھی دن پارلیمانی کمیٹی کا آپ مقرر کرتے ہیں، بنوں سے اس کا آغاز کریں، وہاں پر میں انشاء اللہ میں پورا Proof آپ کو دوں گا کہ کیا ہوا ہے ہر ایک چیز کا؟ تو پلیز سپیکر صاحب، آپ نے اس صوبے کے لئے ہمارا ساتھ دینا ہے، چونکہ چیف منسٹر صاحب یہاں پر نہیں آ رہے ہیں، سینیئر منسٹر یہاں پر نہیں آ رہے ہیں تو آپ کی کرسی کے علاوہ ہماری نظر اس صوبے کے عوام کے لئے اور کوئی نہیں ہے اور شکر ہے کہ یا میری آواز عاطف خان صاحب کو پہنچی یا اپنا ارادہ آج تھا، پھر بھی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں سارے معزز ایوان سے کہ آپ سب اس ایوان میں نمائندگی کے لئے Elect ہوئے ہیں اور مہربانی کر کے اپنی Attendance کو یقینی بنائیں، بہت ایم پی ایز کم آتے ہیں اس میں، اور یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ کیبنٹ Collective Responsible ہے، ٹھیک ہے وہ ہے لیکن جب ایک ڈیبیٹ ہو رہی ہے اور جس ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہو رہی ہے تو اس کا منسٹر کم از کم ضرور یہاں پر ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ آج اے ڈی پی پر بات ہو رہی ہے تو اے ڈی پی سے کنسرنڈ لوگ ضرور ہونے چاہئیں یا جب ہیلتھ کی ہو تو ہیلتھ کا منسٹر ضرور ہونا چاہیئے یا جو کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ ہے، اس پر Different points ہیں ان کے تو اس میں اس منسٹر کا بیٹھنا یہاں پر یقینی ہونا چاہیئے۔ تھینک یو جی، شیر اعظم وزیر صاحب، اے ڈی پی پر بحث ہے۔

<u>جناب شیر اعظم خان:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔

Thank you. Mr. Speaker, to give me the Floor.، آپ نے بڑی اچھی باتیں کیں، For the interest of this august House، اس ہاؤس کی عزت ہو گی تو آنریبل منسٹرز اور ایم پی ایز صاحبان کی بھی عزت ہو گی، اگر اس ہاؤس کی عزت نہ ہو گی تو ممبران صاحبان، منسٹرز صاحبان، Even حکومت کی بھی وقعت نہیں ہو گی لیکن ایک بات میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ آپ بار بار Very correctly, to the point relevantly instructions دے رہے ہیں لیکن کسی ایک پر بھی عمل نہیں ہو رہا، افسوس کی بات تو یہ ہے، وہ تو بعد کی باتیں ہیں کہ ہم چیخیں گے اے ڈی پی پر، بی آر ٹی پر، مہنگائی پر وغیرہ وغیرہ وغیرہ، جب سپیکر جو کسٹوڈین ہوتا ہے، ہمارے آپ حاکم بھی ہیں، کسٹوڈین بھی ہیں، ہمارے انچارج بھی ہیں، You have to conduct the whole business لیکن اس پر عمل درآمد نہ ہو، ہمارا تو پھر گلہ ہی میں کہتا ہوں کہ فضول ہے، ہم گلہ کیوں کریں؟ سب سے پہلے Make it a point کہ سپیکر صاحب کی Each and every instruction ہر ایک ان کی ہدایات Within the four corners of the rules of business، اس پر سو فیصد عملدرآمد ہو، اگر اس پر بھی سو فیصد عملدرآمد ہو تو پھر بھی کچھ نہ کچھ مشکلات انشاء اللہ آسان ہوں گی۔ اب اے ڈی پی کے بارے میں Relevantly بات ہو رہی ہے، ہم لوگوں میں جا کر علاقے میں پوچھ لیں کہ کچھ ہے؟ اشارے اشارے میں ہم اس طرح کرتے ہیں کچھ نہیں، اور پھر بہانا یہ بناتے ہیں اور یہ صحیح بھی ہے کہ بھئی ٹریژری بنچز کو، گورنمنٹ بنچز کو ایک روپیہ نہیں ملا اور میں تسلی دے رہا ہوں، میں اپنے حلقے کی بات کر رہا ہوں کہ اگر اس کو ایک روپیہ ملا تو انشاء اللہ میں سوا روپے لاؤں گا، پھر وہ خوش ہو جاتے ہیں کہ ٹھیک ہے لیکن آٹھ مہینے ہوئے، آج پورے ہوئے، کل 25 مارچ تھی، نہ کسی کو ایک نوکری ملی ہے، کلاس فور Even جو Prerogative ہے According to the verbal policy of this august House کہ آنریبل ممبر جو ہے اس کی اپنی Constituency میں اختیار ہو گا کلاس فور ملازمت کا، نہ وہ ایک ملا ہے ابھی تک، ایک نوکری بھی نہیں ملی ہے اور نہ ایک روپیہ فنڈ ہم کو ملا ہے، آٹھ مہینے ہو گئے ہیں۔ اب سلسلہ آیا مسٹر سپیکر، آپ کی بڑی مہربانی، اگر ایک منٹ توجہ، دنیا ایک اعتماد پر چل رہی ہے، ساری دنیا اعتماد پر چل رہی ہے، دنیا میں جتنے ملک ہیں وہ بھی اعتماد پر چل رہے ہیں اور یہ بات بھی اعتماد کی ہے، ڈسکشن ہو رہی تھی، میرے سامنے ایک نے یہ کہا کہ حکومت نے تو یہ کیا، وہ کیا، مہنگائی کے علاوہ کچھ نہیں کیا وغیرہ وغیرہ،

تیسرے نے یہ کہا کہ حکومت ہے کدھر؟ مجھے شرم آئی، عرض یہ ہے کہ جب تک آپ لوگوں کے اعتماد کو بحال نہیں کریں گے، اعتماد ہو پھر Does not matter اگر وہ کبھی کبھی بھوکے بھی ہوں، گزارہ کر لیں گے لیکن اگر اعتماد نہ ہو، آپ کے بڑے زبردست منصوبے ہوں، بڑے مہینے بعد، دو مہینے بعد، 90 days کے بعد، چھ مہینے کے بعد، سال کے بعد، نہیں نہیں، نہیں اعتماد اٹھ گیا، میں کہتا ہوں کہ دو سال بعد، تین سال بعد شاید اللہ کرے کہ سال بعد آپ لوگ اس قابل ہو جائیں کہ عین بائیس کروڑ عوام کو کچھ نہ کچھ اور خاص کر ہمارے اپنے صوبے کو کچھ نہ کچھ ریلیف کو مل جائے، مداوا ہو جائے لیکن لوگوں کا اعتماد نہیں ہے اور یہ انشاء اللہ ایسی بات نہیں ہے، یہ آپ بھی محسوس کرتے ہیں کہ Sher Azam is very correct in saying like this دل پر، منہ پر نہیں مانیں گے، منہ پر جو، منہ پر تو نہیں مانیں گے میں کہتا ہوں Unless and until we have a realistic approach to each and every matter یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اب اے ڈی پی کے بارے میں یہ کہا جارہا ہے کہ ہم کو تو چھ چھ مل رہے ہیں، آپ کو شاید تین دو مل جائیں گے، جیسے ہم بنگلہ دیش کے نمائندے ہوں، جیسے ہم بنگلہ دیش کے نمائندے یا موزمبیق کے اور یہ جو ہے نا ہمارے خیبر پختونخوا کے نمائندہ ہیں، ہمارے بھائی آنریبل جو ہمارے سامنے تشریف رکھتے ہیں Welcome back Mr. Atif، عرض یہ ہے کہ اگر ان باتوں میں مسٹر سپیکر، ہم سیریس نہ ہوں تو بات نہیں چلے گی، اعتماد کی بات ہے، پہلے ہمارے اپنے ممبروں کا آپس میں اعتماد نہیں ہے، ٹریژری بنچز کا بھی اعتماد نہیں ہے، گورنمنٹ پر ہمارا بھی نہیں ہے، ابھی بھی اگر کوئی کہے گا From them کہ ہمارا اعتماد ہے تو وہ صحیح نہیں ہو گا، دل پر نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ Unless and until you govern the people, you capture them by heart یہ حکومت کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا کہ خیر ہے ہو جائے گا، ذرا صبر کرو ابھی؟ اور ادھر سے نعرے لگ رہے ہیں کہ یہ تو پہلے مہنگائی تو ہضم کرو، وہ تو کوئی بات ہی نہیں ہے، آگے آنے والی مہنگائی جو ہے، وہ چیخیں نکالنے والی مہنگائی ہے، ہم تو غرق ہو گئے، عوام کی اگر طمع ہے تو وزیر اعظم کا جو Highest Office ہے اور اس کے بعد Most Responsible Person, Second in Command معاشی لحاظ سے وزیر خزانہ ہوتا ہے، وزیر خزانہ خود فرما رہے ہیں کہ چیخیں نکلوانے کی مہنگائی آرہی ہے، ہم کدھر جائیں؟ تو یہ لوگ آپس میں بھی میرے خیال میں مشورے نہیں کر رہے ہیں ورنہ ایسا بیان کبھی ہی ہمارا دشمن بھی نہیں دے سکتا، جب ایک طرف یہ حال ہو، آج بھی اخبار میں آیا ہے کہ

گیس 145%, 140% مہنگی ہو گی، پہلے سے بھی مہنگائی بہت زیادہ ہے، آنریبل منسٹر، مسٹر شوکت یوسفزئی میرا چھوٹا بھائی ہے وہ نوٹ کر رہے ہیں، پھر مجھے لفظی جواب دیں گے، ادھر ادھر کر کے بس خوش فہمی میں، مطلب ہے ایسے کام نہیں بنتا، Atif Khan can better realize، ان کو یہ بھی پتہ ہے، شوکت یوسفزئی سب کو پتہ ہے کہ یہ معاملہ ایسا نہیں چلے گا، اب اگر ہم عدالت جائیں، ہم تو دل سے خوش نہیں ہیں کہ ہم عدالت جائیں اپنی گورنمنٹ کے خلاف، یہ نہیں ہے کہ یہ گورنمنٹ صرف آنریبل ممبرز پی ٹی آئی کی، ہم بھی اب حکومت کو برابر ذمہ دار سمجھتے ہیں اپنے آپ کو، اس ہاؤس میں بیٹھتے ہوئے، علاقے کی نمائندگی کرتے ہیں، ہزاروں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جب ہم اپنی گورنمنٹ کو سپورٹ نہیں کریں گے، اچھی باتوں میں سپورٹ کریں گے، اچھی پالیسی میں سپورٹ کریں گے اور Advise بھی کرتے رہیں گے، لیکن اگر وہ سیریس ہو معاملات کو سلجھانے میں، معاملات کو ٹھیک کرنے میں، Common Man Interest کی بات کرنے میں، عام آدمی کو ریلیف پہنچانے میں ہم ساتھ ہیں، ہر جگہ ساتھ ہیں لیکن اگر وہ ہم کو اس طرح سمجھتے ہیں کہ یہ اپوزیشن والا ہے، جیسے مخالف مورچوں میں، نہیں نہیں، We are part andparcel of this august House; part and parcel of the government as well ٹھیک ہے ہم کو ذرا پیچھے وہ ہٹاتے ہیں لیکن ہم گورنمنٹ کی پروسیڈنگز سے، گورنمنٹ کی پالیسیوں سے، گورنمنٹ کی کارگزاری سے اپنے آپ کو دور نہیں رکھ سکتے، خوامخواہ ہم اس میں پازیٹیو حصہ ڈالیں گے، مسٹر شوکت یوسفزئی، ہم ہر لحاظ سے، لیکن یہ باتیں کہ اگر ٹھیک ہے چھ مہینے میں ملیں گے تو آپ کو بھی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Windup, please; windup, please.

جناب شیر اعظم وزیر: نہیں نہیں، یہ بات میں کہتا ہوں کہ مسٹر سپیکر، آپ کے نوٹس میں بھی ہو، Annual Development Program کے بارے میں جب بھی بات ہو، ہمارے حکومت کے اہم کارندے اہم آنریبل منسٹرز، میرے سامنے بیٹھے ہیں، ٹھیک ہے وزیر اعلیٰ صاحب تو Busy رہتے ہیں، جس طرح درانی صاحب نے بھی فرمایا لیکن یہ لوگ بھی They can work the matter اس سلسلے میں To bring them around and sort out the things amicably یہ زبردست بات ہو گی تاکہ کل بات بات پر آپس میں Within the House دست و گریباں نہ ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ، تھینک یو ویری مچ۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Sardar Yousaf Zaman Sahib, honourable MPA.

سردار محمد یوسف زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جس طرح کہ ابھی شیر اعظم صاحب نے بات کی اور لیڈر آف دی اپوزیشن بات کر کے گئے ہیں، اے ڈی پی کے حوالے سے ہم تو یہی توقع رکھتے ہیں، اور حق بھی ہے اور رائیٹ بھی ہے کہ اس معزز ایوان کا کوئی بھی ممبر کسی بھی علاقے سے آیا ہو، کسی بھی پارٹی کا ہو اور چاہے وہ ٹریژری بینچز سے تعلق رکھے یا اپوزیشن بینچوں سے، عوام کا ایک حق ہے، ان کے لئے وہ منتخب ہو کر آیا ہے اور اسی حوالے سے اس علاقے کی نمائندگی بھی کرتا ہے اور اس علاقے کے حقوق ہیں اس کے لئے وہ یہاں آواز بھی اٹھاتا ہے اور اسی طریقے سے حکومت جس کی بھی ہو، اس کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس حلقے، ضلع اور اس ڈویژن کا جو بنیادی حق ہے وہ ان کو دیا جائے۔ چونکہ صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے، آئین کے تحت بھی کہ جتنی بھی ڈویلپمنٹ ہوتی ہے وہ صوبائی دائرہ اختیار میں آتی ہیں اور 18th Amendment کے بعد جتنے بھی اگر ترقیاتی کاموں سے متعلق جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کی ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہوتی ہے اور صوبائی حکومت پھر اپنے صوبے کو سامنے رکھتی ہے، اس میں میرے خیال میں یہ کہیں بھی وضاحت نہیں ہے کہ کسی بھی حلقے کا اگر ممبر وہ اپوزیشن سے تعلق رکھتا ہے تو اس علاقے کو محروم کر دیا جائے اور جو گورنمنٹ سے تعلق رکھتا ہے، وہاں پر اس حلقے کے ترقیاتی کام بھی ہوں اور اے ڈی پی میں ان کی سکیمیں بھی شامل ہوں، میں نے جو گزشتہ اے ڈی پی ہے سرسری سی دیکھی، اس حوالے سے میں نے دیکھا ہے کہ پچھلے دور میں جو کہ پی ٹی آئی کا دور تھا اور اس وقت بھی جو اپوزیشن کے حلقے تھے اس میں بہت کم پراجیکٹس اس میں شامل کئے اور جو گورنمنٹ ممبران تھے، اس حلقے کی بہت ساری سکیمیں بلکہ اس ضلع کو بہت نوازا گیا، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی ناانصافی رہی ہے، انصاف کا تقاضہ یہ ہے اور ماشاء اللہ تحریک انصاف کی حکومت ہے تو اس کے مطابق پورے صوبے کو اور سب علاقوں کو برابر رکھا جائے اور برابری کے حقوق دیئے جائیں، چاہے وہ ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے ہوں، نوکریوں کے حوالے سے یا باقی مراعات ہوں، وہ تو برابر ہونی چاہیئں، میں یہی توقع رکھتا ہوں کہ جس طریقے سے آپ بھی، ہم بھی اس صوبے کے عوام بھی، بلکہ ملک کے عوام بہت بڑی توقعات رکھتے ہیں اور جس عرصے سے ایک نعرہ بھی جو چل رہا ہے، اگر ہم تبدیلی کی بات کرتے ہیں تو ہر بات یہ اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں کہ جی تبدیلی، تبدیلی، تبدیلی بہت ساری چیزوں میں ہو سکتی ہے، ضروری نہیں ہے کہ تحریک انصاف کی تبدیلی کی بات ہو، تو میں بلکہ عوام بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ ایک

بہت بڑی تبدیلی ہوگی سابقہ روایات سے ہٹ کر، سابقہ حکومتوں پر بڑی تنقید ہوتی رہی، اور کرتے بھی رہے اور ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم اگر کچھ کام نہ کر سکیں تو سابقہ حکومتوں پر وہ سارے الزامات ان کی ذمہ داری، ان پر تھونپ دیتے ہیں کہ اس وقت یہ ہوا تھا اس وجہ سے یہ ہوا، اس وقت یہ ہوا تھا اس وجہ سے، اگر اس وقت ہوا تھا تو عوام نے مینڈیٹ آپ کو دیا، شاید کہ وہ غلط ہوا ہو، چلیں اسی وجہ سے عوام کا ایک فیصلہ ہے اس کو منظور کرتے ہیں، تسلیم کرتے ہیں، تو ابھی آپ کو تو یہ نہیں کرنا چاہیئے، آپ کو تو یہ سارے جو تقاضے سامنے رکھتے ہوئے اس طرح کی پالیسی بنانی چاہیئے کہ پورے صوبے میں بھی عوام کے ہر شخص کو اپنا حق ملے اور پورے ملک میں ان کا حق ملے لیکن جس طرح کہ ہم نے دیکھا ہے، اے ڈی پی میں چاہے وہ مواصلات سے ہو، چاہے وہ ایجوکیشن سے متعلق ہو، چاہے وہ واٹر سپلائی، پبلک ہیلتھ سے متعلق ہو، چاہے وہ ہیلتھ سے متعلق ہو، ایک نمایاں فرق نظر آیا پچھلی اے ڈی پی میں، جو میں نے دیکھا، تو میں تو یہی گزارش کروں گا کہ کم از کم اس اے ڈی پی کو ڈسکس کرنے کا سب سے بڑا مقصد تو یہی ہوتا ہے کہ جہاں پر اگر کسی چیز کی ضرورت ہے اور جو اے ڈی پی میں پراجیکٹس رکھے گئے ہیں، وہ Need basis پر اگر رکھیں تو اس پر بھی ڈسکس کیا جائے، عوام کے اگر مفاد کے لئے رکھیں تو اس پر بھی ڈسکس کیا جائے اور اگر جہاں کسی جگہ کو نظر انداز کیا گیا تو اس کی بھی وجوہات بیان کی جائیں کہ وہ کیا وجوہات تھیں، کیا وجہ تھی کہ جس کی وجہ سے ان علاقوں کو نظر انداز کیا گیا؟ میں کوئی پرسنلی بات اس طریقے سے نہیں کرنا چاہتا بلکہ ایک صوبے میں، ایک صوبائی اسمبلی میں ایک نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ہر شخص کا یہ حق بنتا ہے کہ اس کے علاقے کی ڈیویلپمنٹ کے لئے فنڈز بھی برابر دیئے جائیں اور وہاں پر باقی جو عوام کے حقوق ہیں، اس میں برابری کا حصہ دیا جائے۔ اب ہزارہ ڈویژن میں ہم نے دیکھا ہے، میں نے پچھلی دفعہ بھی یہ بات کی تھی کہ ہمارے وہاں، میں مثال دیتا ہوں، ہزارہ یونیورسٹی کی میں مثال دیتا ہوں، ہزارہ یونیورسٹی ایک نوزائیدہ یونیورسٹی تھی اور آج تک اس کو کوئی سپیشل گرانٹ نہیں ملی صوبائی حکومت کی طرف سے، میں ایک مثال دیتا ہوں، جبکہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے اس کو گرانٹ دی گئی اور زلزلہ زدہ علاقے میں واقع تھی اور وہاں پر زلزلہ سے متاثرہ یونیورسٹی تھی اور اس میں تقریباً تیرہ چودہ ہزار طالب علم زیر تعلیم ہیں، تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اس دور میں نہیں ہو سکا اس طرح تو آئندہ کے لئے کم از کم اس کا ازالہ ہونا چاہیئے ایسے اداروں سے، تعلیمی ادارے سب کے ہیں، وہ کسی ایک ممبر سے متعلق نہیں ہیں، وہ کسی ایک منسٹر سے متعلق نہیں ہیں، کسی ایم این اے، ایم پی اے سے متعلق نہیں ہیں، بلکہ یہ ادارے تو عوامی ادارے ہیں اور ان کے لئے جو

گرانٹ ہے، جو اس میں ڈیویلپمنٹ کرنی ہے تو یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے۔ اسی طریقے سے سڑکوں کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو ہزارہ میں مانسہرہ میں، آگے میرے حلقے میں بھی بہت سارے پراجیکٹس جو انہوں نے شروع کئے ہیں، پتہ نہیں کس وجہ سے، کسی کو خوش رکھنے کے لئے شروع کئے گئے ہیں، اس میں جہاں اگر دو کروڑ کی سکیم ہے تو وہاں پانچ لاکھ ان کو جو فنڈ دیا گیا ہے، پانچ لاکھ میں وہ کیا کام ہو سکتا ہے؟ ایسے منصوبے اگر آپ شامل کرتے ہیں تو کس کو خوش کرنے کے لئے شامل کرتے ہیں؟ میں یہی کہنا چاہتا ہوں، میری تجویز ہو گی کہ جہاں اگر کوئی بھی حکومت کوئی پراجیکٹ عوام کے مفاد میں شروع کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ جو اس کا اسٹیٹمنٹ ہے اس کے مطابق اور جو میعاد ہے اس کے مطابق ختم کرنے کے لئے فنڈز مختص کریں کہ کتنے عرصے کے لئے یہ فنڈز مختص ہیں اور اس پراجیکٹ کو مکمل کیا جائے۔ اور دوسری بات جو ہے، بہت سارے جو سابقہ حکومت شروع کرتی ہے، نئی حکومت آتی ہے، اس پراجیکٹ کو ادھورا چھوڑ کر اور نئی سکیمیں شامل کی جاتی ہیں اور یہ ایک جواز پیش کیا جاتا ہے کہ ہمیں لوگوں نے ووٹ دیا ہے، اب حکومت میں ہیں، بھائی ووٹ تو آپ کو دیئے ہیں، سب کو دیئے ہیں، ووٹ تو اپوزیشن کے ممبران شاید کسی کا بھی تعلق کسی بھی پارٹی سے ہو ان کو بھی دیا ہے، ویسے تو نہیں آئے اور پھر آپ کو اگر ووٹ دیئے ہیں تو آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان سب پراجیکٹس کو مکمل بھی کیا جائے، نہ کہ صرف آئندہ الیکشن کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات کر دی جاتی ہے کہ الیکشن آرہا ہے، لوگوں کو خوش کرنے کے لئے یہ سکیمیں شامل ہیں، تو میں یہ گزارش کروں گا گورنمنٹ سے بھی اور خاص ذمہ دار منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، سینیئر منسٹر بھی ہیں، انفارمیشن منسٹر بھی ہیں، باقی بھی کہ ایک ایسی پالیسی مرتب کی جائے کہ جو بلاامتیاز، چاہے کسی کا تعلق کس حلقے سے ہو، لیکن وہاں پراجیکٹ خاص طور پر ڈیویلپمنٹ کے لئے جو پراجیکٹس شامل کئے جائیں تو اس کے لئے فنڈز بھی مختص کئے جائیں، اس میعاد کے اندر ختم کئے جائیں، بہت سارے علاقوں میں جب پراجیکٹس شروع ہو جاتے ہیں تو تین سال چار سال شروع ہو جاتے ہیں، پہلے جو کام کیا جاتا ہے وہ کام نئے سرے سے شروع کرنے، جو مزید کام ہو رہا ہے، اس سے پہلے وہ ختم ہو جاتا ہے، تو یہ عوام کے پیسے کا ضیاع ہے اور یہ بہت بڑی، یہ بھی کرپشن ہے، اگر کرپشن آپ ختم کرنا چاہتے ہیں تو اس کو بھی ختم کرنا چاہیئے اور اس پراجیکٹ کو مدت کے اندر ختم کر کے عوام کی سہولت کے لئے یہ پراجیکٹس مکمل کئے جائیں۔ جناب سپیکر، چونکہ آج جس طرح کہ ہمارے جو اپوزیشن لیڈر نے بات کی ہے، ہم امید رکھتے ہیں، اب جو بھی اگر اچھی تجویز آجائے، جوابات ہوں، جو متعلقہ منسٹر ہیں، اس کا نوٹس

لیں، ہاؤس میں اس کا جواب بھی دیں کم از کم ہم اس قابل ہوں گے کہ اپنے حلقوں میں اپنے لوگوں کو تو بتا سکیں گے اور یہ ان علاقے کے لوگوں کا حق بنتا ہے جو ہمیں یہاں بھیجتے ہیں اور اسی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ فلور بھی ہے کہ بجائے اس کے ہم عدالتوں میں جائیں، ہم اگر سڑکوں پر جائیں تو پھر اس ہاؤس کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کام تو بغیر ہاؤس کے الیکٹ ہوئے بغیر بھی ہم کر سکتے ہیں، اپنے اپنے علاقوں میں وہاں احتجاج بھی ہو سکتا ہے، عدالتوں کے دروازے بھی الحمد للہ کھلے ہیں، وہاں پر بھی ہم جا سکتے ہیں لیکن جس طرح شیر اعظم صاحب نے بات کی ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ اپنی حکومت کے خلاف جائیں، ہم نہیں چاہتے کہ یہاں ہمیں مجبوراً وہاں عدالتوں کا دروازہ کھٹکٹانا پڑے یا باہر احتجاج کرنا پڑے۔ یہاں 'جائیکا' کے حوالے سے بات ہوئی تھی اور اس وقت بھی اس بات کی یقین دہانی کرائی تھی حکومت کی طرف سے کہ ہم اس پر غور کر رہے ہیں اور آپ کے حلقوں کو، ہمیں نہ دیں، ہمارے حلقوں کی بات ہے کہ برابری کی سطح پر وہاں پراجیکٹس رکھے جائیں گے، سڑکیں رکھی جائیں گی لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ جس طرح مجھے تو کم از کم اپنا علم ہے کہ میرے علاقے میں کوئی بھی وہاں اس 'جائیکا' سکیم کے تحت کوئی پراجیکٹ نہیں رکھا گیا۔ اسی طریقے سے اپوزیشن کے بہت سارے ممبران میرے خیال میں ان کو محروم رکھا گیا، تورغر کے بارے میں جس طرح لائق خان صاحب کہہ رہے ہیں تو یہ جو چیزیں ہیں یہ ناانصافی ہے، یہ عوام کے ساتھ ناانصافی ہے، یہ کب تک ہو گی اور کیوں ہونی چاہیئے، اس کی وجوہات بھی بتائیں؟ تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اے ڈی پی جو پہلے اگر بنائی ہے، پچھلی حکومتوں نے بنائی ہے، پچھلی اسمبلی نے بنائی ہے، اب اس اسمبلی میں جو بھی اے ڈی پی بنائی جائے، ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب سے جا کر ملاقات کی، ہم نے ان سے یہ گزارش کی کہ ہمیں بتایا جائے کہ کس حد تک ہمارے علاقوں کو Accommodate کریں گے؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہے جی، بہت جلدی آپ سے ملاقات ہو گی، وہ آٹھ مہینے گزر گئے دوبارہ ہماری ملاقات نہیں ہو سکی۔

<u>جناب سپیکر:</u> وائنڈ اپ کریں، سردار صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جی ہاں، میرا خیال ہے میں غیر متعلقہ بات نہیں کرتا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> بہر حال اسی اے ڈی پی کے حوالے سے بات کرتا ہوں، عوام کی بات کرتا ہوں تو جناب سپیکر، آٹھ مہینے تک، ابھی تک ہمیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا، آپ کی وساطت سے ہم ملے تھے، ہم مشکور ہیں کہ آپ نے وزیر اعلیٰ صاحب سے ٹائم لیا اور چونکہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آپ

کو احساس ہے اس وجہ سے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی ہماری بات سنی لیکن کوئی تسلی بخش جواب ابھی تک نہیں دیا جی، عاطف صاحب یہاں موجود ہیں، ہاں عاطف خان صاحب بھی موجود تھے، بہر حال ابھی تک ہمیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ تو مقصد کہنے کا یہ ہے کہ یہ ہم آئے 'نشستاً گفتاً' اور یہاں پر بات کر کے چلے جائیں اور ایک دوسرے پر تنقید کر کے چلے جائیں، ہم تنقید کریں، وہ ہمیں جواب دے دیں، وہ کہتے ہیں آپ کی حکومت میں یہ ہوا تھا، مرکز میں یہ ہوا تھا، فلاں یہ ہوا تھا، یہ تو وقت کا ضائع بھی ہے اور جو عوام کا پیسہ ہے وہ بھی ضائع کر رہے ہیں، اس سیشن پر کتنے اخراجات ہوتے ہیں، کتنے ٹی اے ڈی اے، باقی معاملات پر کتنے اخراجات ہیں؟ تو یہ ضائع کرنے کے لئے کیوں، پھر اس وجہ سے جو بھی بات اگر کی جائے، میں بڑے مؤدبانہ طریقے سے گزارش کروں گا کہ اس کا جواب اس ہاؤس میں ملنا چاہیئے اور تمام ممبران صاحبان کے سامنے ملنا چاہیئے اور اس صوبے کے عوام کا حق بنتا ہے اس کے لئے ہم بات کرتے ہیں، ہم اگر ذاتی طور پر کوئی بات ہے تو بیشک اس کو نہ مانیں اور کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔ ایک دوسری بات، میں ضرور Appreciate کروں گا، محترمہ نے آج ایک وضاحت کی ہے محترمہ ملیحہ صاحبہ نے، کہ عورت مارچ کے حوالے سے جو قرارداد پیش کی ہے اور اس ہاؤس نے پیش کی اور پاس کی متفقہ طور پر، اس میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جو خواتین کے حقوق کے خلاف ہو، مجھے بڑی اچھی بات لگی، انہوں نے اب یہاں بھی نوٹس لیا جس طریقے سے ہماری بہنیں، الحمدللہ ان میں یہ جذبہ ہے، ایک اسلامی جذبہ ہے اور جو اسلام اور شریعت جس طرح مقام دیتا ہے خواتین کو، ماں کو، بہن کو، بیٹی کو، شاید کہ کسی دوسرے مذہب میں اس طریقے کا جو خیال ہو وہ نہ رکھا ہو، اور پھر بھی جو ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت جو کہ ایک پروپیگنڈا کر کے ان اداروں کو اس ملک میں اور بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کی مذمت کرنی چاہیئے اور جس طریقے سے انہوں نے وضاحت کی ہے، بڑی اچھی وضاحت ہے۔ ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں، ہماری جو یہ بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، سردار صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> یہ ان کو چاہیئے کہ وہ ضرور جہاں تک اس حوالے سے بات ہو، اسلام کے حوالے سے اور اسلام میں حقوق کے حوالے سے ضرور وہ بات کریں، انشاء اللہ ہم ضرور سپورٹ بھی کریں گے۔ جناب سپیکر، ایک اور بات چونکہ پوسٹنگز / ٹرانسفرز وغیرہ کے حوالے سے، کیونکہ وہ دوسرا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ بعد میں، وہ الگ آئٹم ہے، ابھی صرف اے ڈی پی ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: جی؟

جناب سپیکر: وہ گیارہ نمبر ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: ہاں، جی جی۔

جناب سپیکر: وہ Item number eleven ہے، ابھی 10^{th} پہ ہیں ہم۔

سردار محمد یوسف زمان: جی، ہاں ہاں۔

جناب سپیکر: وہ بعد میں۔

سردار محمد یوسف زمان: تو میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ میرے حلقہ مانسہرہ میں جو پی کے 34 ہے، اس میں بہت سارے جو پراجیکٹس جو کہ شروع ہیں لیکن ان کی جو Allocations ہیں وہ برائے نام ہیں، یہ میں اس لئے کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے لئے مجھے بھی یہ بتایا جائے کہ وہ کب تک مکمل ہوں گے؟ اور جو نہیں شامل کئے جو ہم نے دیئے تھے، ہم نے بھی اپنی طرف سے سکیمیں دی ہیں لیکن کسی کو بھی شامل نہیں کیا گیا، آیا ہماری جو سکیمیں ہیں وہ شامل کریں گے یا نہیں کریں گے؟ اگر کریں گے تو کم از کم ہم حلقے میں جا کر کہہ سکیں گے کہ یہ شامل ہیں، اگر نہیں کریں گے تو یہ بھی انشاء اللہ ہم بتا سکیں گے کہ وہ شامل ہی نہیں ہو سکتیں اور کیوں نہیں ہو سکتیں؟ یہ یہ وجوہات ان شاء اللہ ہمیں بتائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کے اس سیشن کے حوالے سے اپوزیشن کی طرف سے ایک ایجنڈا آیا ہے اور ہم نے مکمل ایجنڈا دیا ہے، اس ایجنڈے کے حوالے سے ہر متعلقہ منسٹر جو ہے وہ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے تشریف لائیں، اس کو نوٹ کریں، اس کے بعد وہ جواب دیں اور یہ ہمارا حق بھی بنتا ہے، Right بھی بنتا ہے اور اسی وجہ سے ہم یہاں آئے ہیں، اسی وجہ سے ہم بات بھی کرتے ہیں اور اس بات کا احساس بھی ہونا چاہیئے۔ بہت بہت شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو سردار صاحب۔ لطف الرحمان صاحب! آپ بات کرنا چاہئیں گے اس پہ، اے ڈے پی پہ؟ لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، یہ تو ایسا ایک موضوع ہے، وہ کہتے ہیں نا کہ " اونٹ رے اونٹ، تیری کونسی کل سیدھی"، جناب سپیکر، بنیادی طور پر بجٹ پیش کیا جاتا ہے اور ڈویلپمنٹ کے حوالے سے، صوبے کے حوالے سے ایک پورا سال کا ہم پراجیکٹ کے حوالے سے نشاندہی کرتے ہیں اور ان کو صوبے کے مفاد میں ہم یہاں سے اسمبلی سے اس کو پاس

کرتے ہیں جناب سپیکر، اوراے ڈی پی ہی ایک ایسی چیز ہوتی ہے کہ جو حکومت کے حوالے سے اس کا جو تعین ہے، جو راستہ ہے، اس کا جو ہدف ہے، اس کی معلومات وہاں سے ملتی ہیں اور وہ ہم صوبے کو ڈیویلپمنٹ کے حوالے کس طرف لے کر جارہے ہیں، ہماری ضرورت کیا ہے، ہمارے اہداف کیا ہیں اوراس کو ہم نے کس طریقے سے پورا کرنا ہے؟ توجناب سپیکر، ویسے تو ہم یہاں پہ پی ٹی آئی کی حکومت، ان کے لیڈر ان ہمیشہ یہ کہتے رہے ہیں کہ جو اسمبلی ہے اس میں ہم نے اسمبلی کے ممبران کو فنڈ نہیں دینا، اس لئے کہ لیجسلیشن اسمبلی کا کام ہے اور ممبران نے صرف لیجسلیشن کرنی ہے، جناب سپیکر، یہ باتیں ان ملکوں میں چلا کرتی ہیں کہ جہاں پر آپ کے وسائل اتنے زیادہ ہوں کہ آپ کو اس چیز کی ضرورت نہیں پڑتی، جناب سپیکر، جہاں پہ آپ کے پاس وسائل اس حوالے سے ہوں اور تقسیم کار جس انصاف سے ہو رہی ہو، انصاف کی حکومت میں تو پھر ظاہر ہے کہ جب آپ کو انصاف کے حوالے سے بھی بالکل غربت کا شکار ہو اور آپ کے جو وسائل ہیں وہ بھی آپ کے اتنے کم پیدا کر دہ ہوں کہ جس سے آپ اپنے ڈیویلپمنٹ کے پراجیکٹس کو جو آپ نے صوبے کے لئے مختص کئے ہوں وہ آپ مکمل نہیں کر سکتے تو پھر ظاہر بات ہے کہ پھر آپ پر پریشر آئے گا، اسمبلی کے ممبران پر پریشر آئے گا اور یہ نمائندگان ہیں ان حلقہ جات سے، ان کے وسائل اگر مسائل ان کے اتنے زیادہ ہوں گے کہ لوگ وہاں پہ زندگی بسر کرنا ان کا مشکل ہو تو پھر ظاہر بات ہے کہ آپ پر پریشر آئے گا اور آپ نے ان کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا، اپنے علاقے کی بہتری کے لئے، ان غریب لوگوں کے لئے تو یہ لازمی بات ہے کہ جب وسائل نہیں ہوں گے تو آپ پر پریشر آئے گا اور آپ نے یہاں پہ حکومت سے اس علاقے کی ترقی کے لئے آپ نے کہنا ہی ہوگا، پریشر دینا ہوگا اور حکومت کو اس کی طرف توجہ دینی ہوگی کیونکہ اگر وہ بھی توجہ نہ دیں خود سے بھی اس کی پلاننگ جو ہے حکومت کی اتنی کمزور ہو کہ وہاں تک پہنچ نہ سکے اور وہاں کے نمائندگان بھی ان کی توجہ وہاں پہ اس علاقے کے لئے نہ دلا سکیں، تو ظاہر ہے پھر وہ لوگ اس علاقے کے اور اس حلقے کے لوگ تو پھر مسائل کا شکار مزید بڑھتے چلے جائیں گے۔ توجناب سپیکر، یہ تو ایک بنیادی بات تھی اس حوالے سے کہ یہاں پہ اس چیز کی ضرورت ہے، یہ فلسفہ نہیں چل سکتا کہ وسائل جو ہیں وہ اسمبلی صرف بجٹ کے حوالے سے پاس کرتی ہے اور ممبران جو ہیں وہ حلقے کی ترقی کے حوالے سے کوئی فنڈ یا اس ترقی کے وہاں کے مسائل کو حل کرنے میں وہ حکومت سے کوئی مطالبہ نہیں کر سکتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں یہ پریشر ممبران پہ ہوتا ہے، حکومت کو ظاہر ہے کہ اس پہ توجہ دینی ہوگی، اگر وہ نہیں دے گی تو ہم تو پچھلے جتنے بھی بجٹ گزرے ہیں، ہم نے بجٹ کی

تقاریر میں ہم نے ہمیشہ کہا ہے اور جس طرح پچھلے بجٹ میں ہم نے یہ بات کی تھی کہ آنے والے حالات اگر حکومت کسی کی بھی آئے گی تو پھر میرے خیال میں صرف تنخواہ کے لئے ہم بیٹھے رہیں گے، جو صوبے کے مسائل ہیں ان کو شاید ہم حل نہ کر سکیں جناب سپیکر، تو اس وقت جو صورتحال ہے وہ انتہائی خراب صورتحال ہے، وہ صورتحال ہے جناب سپیکر، کہ ہم نے جو پچھلی حکومت کے ٹائم پہ جو پراجیکٹس ہم نے یہاں سے صوبائی گورنمنٹ سے منظور کرائے تھے، آج تک ان کو دوبارہ پیسے نہیں مل سکے، وہ پراجیکٹس ادھورے رہ چکے ہیں، جو علاقے کے چھوٹے چھوٹے مسائل کے لئے بھی فنڈ جانا تھا وہ بھی ایک روپے آج تک ہمارے جو اپوزیشن کے ممبران ہیں ان کو ایک روپیہ بھی جناب سپیکر، نہیں مل سکا۔ اسی طرح میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ایجوکیشن کے حوالے سے بات ایجوکیشن کے حوالے سے جناب سپیکر، کئی دفعہ ہماری اس حوالے سے بات ہو چکی ہے، ہم نے اپنی تقاریر میں یہ بات کی ہے کہ حکومت نے ایمرجنسی کا نفاذ کیا تھا، ایجوکیشن کے حوالے سے بات کی تھی یکساں نظام تعلیم لانے کی، میں ہمیشہ جواب مانگتا رہتا ہوں لیکن مجھے اس حوالے سے کوئی جواب دیتا نہیں ہے کہ یکساں نظام تعلیم کا مقصد کیا تھا؟ مجھے ذرا مقصد سمجھایا جائے۔ اس کے علاوہ ہم نے پچھلے ٹائم میں، پچھلے سیشن میں اس پورے دورانیے میں ہم نے سکولز شروع کئے تھے کہ ہم نے ان کی بلڈنگز بنانی ہیں اور پھر اس میں بچوں نے تعلیم حاصل کرنی ہے اور یہاں پر ایمرجنسی کا نفاذ تھا اور یہاں ایجوکیشن سب سے Top priority تھی جناب سپیکر، لیکن ہم آج تک وہ سکول مکمل نہیں کر سکے جناب سپیکر، اس میں تعلیم شروع نہیں ہو سکی کہ ہم اس میں تعلیم شروع کر سکیں، ان کے اس علاقے کے بچوں کو ہم تعلیم دے سکیں تو ہماری وہ Priority کہاں گئی کہ ہم آج تک وہ بلڈنگز مکمل نہیں کر سکے؟ ٹیچر بھرتی کرنا اور اس میں تعلیم شروع کرنا وہ تو بعد کی بات ہے اور یہ دوسرا ہمارے پانچ سال کا جو سیشن شروع ہے اور پچھلے سالوں کے سکولز جو ہیں اسی طرح رہ گئے ہیں اور یہ صرف پرائمری سکولز نہیں ہیں، مڈل سکولز ہیں، ان میں فی میل ہیں، میل سکولز ہیں، اسی طرح میں جناب سپیکر، آپ کو یہ ذکر کرتا چلوں کہ کالجز کے حوالے سے بھی پچھلی حکومت میں کالج منظور ہوئے تھے اور آج تک ایک کالج بھی زمین پر نہیں ہے جناب سپیکر، تو مجھے یہ بتایا جائے کہ ایجوکیشن کس حوالے سے Priority ہے، ایمرجنسی کا کیا مطلب تھا اس وقت کہ ایجوکیشن اس وقت جو ہے اتنی بری صورتحال میں جا رہی ہے کہ ہم نے اس کے لئے ایمرجنسی کا نفاذ کیا ہے تاکہ ہم لوگوں کو تعلیم دے سکیں جناب سپیکر، تو مجھے حکومت بتائے کہ اس حوالے سے وہ کیا کر رہی ہے، سکولز کیوں اب تک مکمل نہیں ہو سکے، سکولوں

میں تعلیم کا اجراء کیوں نہیں ہوا؟ تو بچوں کو ہم تعلیم کیوں نہیں دے سکے، تو کہاں ہم دعوے کرتے ہیں جناب سپیکر، کہ ہم نے کتنے بچے سرکاری سکولوں سے نکال کے، Sorry پرائیویٹ سکولوں سے نکال کے ہم نے سرکاری سکولوں میں لائے ہیں اور Enrolment کتنی بڑھی ہے، کتنے لوگ بچے جو ہیں ہم نے تعلیم کے اس لائن میں شامل کر دیئے کہ وہ تعلیم کے زیور سے مالا مال ہو رہے ہیں؟ تو ہم جب ادارے ہی نہیں بنا سکے تو کیسے ہم تعلیم دے رہے ہیں؟ تو یہ کالجز کی صورت حال ہے، یہ ہمارے سکولوں کی صورتحال ہے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، جو ہم نے یہ پالیسی تھی حکومت کی کہ ہم نے لوکل گورنمنٹ کے وہ ادارے قائم کئے اور اس میں ہم نے 30 پرسنٹ بجٹ سے پیسہ دیا ان کو کہ وہاں کے لوکل مسائل وہ لوگ حل کریں گے، تو مجھے بتایا جائے کہ آج تک یہ جو پچھلا دورانیہ گزرا اور اس وقت تک بھی وہ ادارے قائم ہیں، ان اداروں نے اب تک کیا ڈیویلپمنٹ کی ہے ان علاقوں میں اور وہاں پر وہ جو بجٹ آپ نے 30 پرسنٹ ان کو دیا، اس 30 پرسنٹ بجٹ پہ انہوں نے کونسے مسائل حل کئے؟ یہ ذرا اسمبلی میں بتایا جائے کہ ان اداروں نے وہاں پہ کیا کام کیا اور پیسہ کتنا خرچ ہو سکا ہے اور کتنا پیسہ ہم خرچ نہیں کر سکے، تو ہمیں اس کی کارکردگی بتائی جائے؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں سے حکومت کی اس پالیسی کے حوالے سے بھی آپ کو اندازہ ہو جائے گا، اس اسمبلی کو اندازہ ہو جائے گا کہ وہ پالیسی کتنی ناکام پالیسی تھی؟ جناب سپیکر، اسی طرح ہماری جو پبلک ہیلتھ کی سکیمیں ہیں جناب سپیکر، پینے کا پانی، صاف پینے کا پانی مہیا کرنا یہ ہماری انسانی ضرورت ہے جناب سپیکر، لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دورانیے میں، میں صرف اپنے حلقے کی بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میں نے بارہ سے پندرہ ٹیوب ویل کئے ہیں تو میں آج تک کوئی ٹیوب ویل، ہم اس کو کمپلیٹ نہیں کر سکے جناب سپیکر، وہ بھی صرف پیسے کے نہ ہونے کی وجہ سے کہ پیسہ نہیں ہے اور آج تک ہم ان کو اس علاقے میں صاف پانی دے نہیں سکے، ٹیوب ویل کیا ہے تو اس پہ مشینری نہیں ہے، مشینری ہے تو اس کی بجلی نہیں ہے، بجلی ہے تو اس کی چاردیواری نہیں، اس کا سولر سسٹم نہیں ہے، تو جناب سپیکر، جب ہم اتنے پیسے خرچ کرتے ہیں اور سالوں سال وہ پراجیکٹ اسی طرح پڑا رہے اور ہم اس سے فائدہ عوام کو نہ دے سکیں تو اس پیسے کے خرچ کا آپ مجھے بتادیں کہ اس کا فائدہ کیا ہو گا، جو Initial ہم نے اس پہ خرچہ کیا ہے، اس کا فائدہ کیا ہوا؟ فائدہ تو تب ہے کہ ہم لوگوں کو صاف پینے کا پانی مہیا کر سکیں گے، تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ اس حوالے سے کب تک ہم ان سکیموں کو مکمل کر سکیں گے کہ ان سکیموں سے ہم لوگوں کو صاف پینے کا پانی دے سکیں گے؟ ایک دو باتیں اور اس حوالے سے میں کرنا چاہتا ہوں کہ اسی طرح

Allegation ہے، اسی طرح جو ہے ہماری روڈز کی سکیمیں ہیں تو جناب سپیکر، ہمیں بتایا جائے کہ ہم کس طریقے سے اپنے علاقے کے لوگوں کو مطمئن کر سکیں، کہاں جائے گی حکومت، کہاں حکومت کے وہ دعوے کہ ہم نے ساڑھے تین سو ڈیم بنانے ہیں، ہم نے لوگوں کو بجلی جو ہے وہ انرجی جو ہے اس کرائسز سے لوگوں کو نکالنا ہے، جو بجلی پیدا کرنی ہے، بجلی کی پیداوار بڑھانی ہے، اسی طرح ہمارا لفٹ کینال تھا، ایک بڑا منصوبہ ہر لحاظ سے جو ہے Annual development جو پروگرام ہوتا ہے، بڑے پراجیکٹس بھی ہوتے ہیں، چھوٹے پراجیکٹس بھی ہوتے ہیں اور وہ تمام لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ہوتا ہے جناب سپیکر، تو ہم نے لفٹ کینال کی بات کی تھی، پچھلی حکومت نے یہاں صوبے سے اور مرکز سے ہم نے یہ طے کیا تھا کہ آدھا پیسہ ہمارا صوبہ دے گا اور آدھا پیسہ، آدھا فنڈ وہ مرکز دے گا، جناب سپیکر، اب مجھے بتایا جائے کہ اس صوبے کا سب سے بڑا یہ پراجیکٹ ہے کہ ہم پورے صوبے کو خودکفیل کر سکتے ہیں کہ اگر ہم نے اناج پیدا کیا تو ہم پنجاب سے بھی آزاد ہو جائیں گے، اس حوالے سے وہ محرومی ہماری اس صوبے کی ختم ہو سکتی ہے جناب سپیکر، تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ اب تو صوبے اور مرکز کی ایک ہی حکومت ہے اور یہ ہماری سب سے اہم ضرورت ہے کہ ہم اس صوبے کو اس حوالے سے مالامال کر سکتے ہیں، ہماری جو وہاں کی۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، لطف الرحمن صاحب۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> آبیانہ ہے جناب سپیکر، اس سے ہمیں بہت بڑا فائدہ مل سکتا ہے، اگر ہم اس کو کمپلیٹ کر سکیں، وہ زمینیں آباد ہو جائیں گی پورے صوبے کی جو اناج کے حوالے سے ضرورت ہے، اس ضرورت کو جناب سپیکر، ہم پورا کر سکتے ہیں، تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ اس حوالے سے ہم صوبے کے لئے کیا کر رہے ہیں اور اس میں ہم کتنا کام کر سکتے ہیں؟ جناب سپیکر، شکریہ، باتیں تو بہت تھیں، تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> السلام علیکم۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی ایک چھوٹا سا بل ہے، وہ ایک منٹ میں وہ پیش کر لیتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی عمارتوں کا انتظام، کنٹرول اور حوالگی مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 7, Consideration Sstage: Mr. Muhammad Arif, MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa,

Provincial Buildings Management Control and Allotment (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

Mr. Muhammad Arif: Thank you, Mr. Speaker. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings Management Control and Allotment (Amendment) Bill, 2019, may be taken into the consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings Management Control and Allotment (Amendment) Bill, 2019, may be taken into the consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill, preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی عمارتوں کا انتظام، کنٹرول اور حوالگی مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: Mr. Muhammad Arif, MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings Management Control and Allotment (Amendment) Bill, 2019, may be passed.

Mr. Muhammad Arif: I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings Management Control and Allotment (Amendment) Bill, 2019, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings Management Control and Allotment (Amendment) Bill, 2019, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

عنایت اللہ خان صاحب! میں دیتا ہوں، باری باری پارٹیوں کی نمائندگی کر لو، پھر سب کو دیتا ہوں، ابھی اس کے بعد خوشدل خان صاحب کا نمبر ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام پر بحث

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ. شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ ہم نے ریکویسٹ کی تھی اے ڈی پی کے اوپر ڈسکشن اور ڈیبیٹ کی، آج اے ڈی پی کے اوپر ڈسکشن چل رہی ہے، پہلے پارلیمنٹری لیڈرز نے اس کے اوپر گفتگو کی ہے، جناب سپیکر صاحب، اے ڈی پی ایکنامک گروتھ کا ایک بنیادی Instrument ہے لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ میں تین مرتبہ Elect ہوا ہوں، دو حکومتوں کے اندر رہا ہوں، یہ جو درمیان والی حکومت تھی 2008 سے 2013 والی، میں نے اس کو Follow کیا ہے لیکن ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ابھی تک ہم اے ڈی پی کو کسی فارمولے کا تابع نہیں کر سکے ہیں، ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ ہم جو Regional disparities ہیں، اس کو Cover نہیں کر سکے ہیں، یہ بات میں نے بجٹ سپیچ کے اندر بھی کی تھی اور تیمور خان نے اس پہ مجھے ایشورنس دی تھی کہ ہم کوئی پالیسی فریم ورک ڈیویلپ کریں گے، یہ جو Regional disparities ہیں اس کو ہم Cover کر سکیں۔ میں نے سوال کیا تھا اسمبلی کے اندر کہ آپ نے 2013 سے 2018 تک جتنی بھی اے ڈی پیز اس اسمبلی نے پاس کی ہیں، کس ضلع کو کتنے پیسے گئے ہیں، تمام سیکٹرز کے اندر، جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ کے لئے کچھ ضلعوں کے نام لے لیتا ہوں، آپ کو اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ کیا یہ پیسے کسی قاعدے ضابطے، کسی پالیسی فریم ورک کے تحت جاتے ہیں یا جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے تحت جاتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بٹگرام کو 434 ملین روپے گئے ہیں، یعنی کے 43 کروڑ کے Around روپے بٹگرام کو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گئے ہیں، لکی مروت کو 972 ملین روپے گئے ہیں، یعنی کہ آپ کہہ سکتے ہیں کہ 97 کروڑ روپے گئے ہیں اور مردان کو گیارہ ارب روپے گئے ہیں، پشاور کو 57 ارب روپے، یہ فگرز پی اینڈ ڈی کے فگرز ہیں جو کہ میرے ایک سوال کے جواب میں پی اینڈ ڈی نے اس ہاؤس کے اندر دیئے ہیں، ظاہر ہے اس کے اندر کوئی غلطی ہوگی، کوئی اونچ نیچ ہوگی تو Responsibility lies with the P and D, Planning and Development Department، صوابی کو دس ارب روپے گئے ہیں اور سوات کو پندرہ ارب روپے گئے ہیں، ٹانک کو 328 ملین روپے یعنی 32 کروڑ روپے ٹانک کو گئے ہیں، نوشہرہ کو 19 ارب روپے گئے ہیں So یہ Ranking ہے اس Ranking کے اندر

پشاور ٹاپ پہ ہے، ظاہر ہے پشاور پراونشل ہیڈ کوارٹر ہے، دوسرے نمبر پہ نوشہرہ ہے، تیسرے نمبر پہ سوات ہے اور سر آپ کا ضلع جو ہے اس کا نام میں نے نہیں لیا لیکن آپ کے ضلع کو چھ ارب روپے گئے ہیں، یہ اس جواب سے میں یہ چیزیں Put کر رہا ہوں، It's part of the record of the Assembly اور یہ اسمبلی کے اندر موجود ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اسمبلی کے جو بجٹ پاس ہوتے ہیں وہ Regional disparity کو ایڈریس نہیں کرتے ہیں، وہ کسی فگرز اور Statistics کی بنیاد پہ نہیں ہوتے ہیں، وہ جو غربت کے سرویز ہوتے ہیں جو بنیادی Indicators ہوتے ہیں، اس کو ایڈریس نہیں کرتے ہیں، کیبینٹ کے اندر جس کی جتنی طاقت ہوتی ہے اتنے ہی زیادہ فنڈ اس کے حلقے میں چلے جاتے ہیں، اس کے لئے میں ان کو Blame نہیں کرتا، یہ سب کرتے رہے ہیں لیکن میں ان سے Expect یہ کرتا ہوں کہ ان کا یہ بجٹ کیونکہ اس وقت ان کے ساتھ کوئی Coalition میں نہیں ہے، ان کی میجارٹی ہے، یہ چینج کے نعرے سے آئے ہیں، ہم ان سے Expect کر رہے تھے کہ یہ اس Regional disparity کو Cover کریں گے، ان کا جو Hundred Days Plan ہے، اس Hundred Days Plan کے اندر یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ کام ہم کریں گے، اس Regional disparity کو ہم Cover کریں گے، جو سدرن پنجاب کا بلاک بنا تھا وہ اسی وجہ سے بنا تھا کہ سدرن پنجاب کو گلے تھے، اس کو پی ٹی آئی نے آگے کر دیا اور یہ ہمارے صوبے کے اندر بھی یہ سیچویشن موجود ہے تو جناب سپیکر صاحب، اے ڈی پی جب تک ADP کی Equitable distribution نہیں ہوگی Regional disparities ختم نہیں ہوں گی، میں سمجھتا ہوں اگر یہ کام نہیں کریں گے تو کوئی عدالت کے اندر جائے گا اور یہ ساری چیزیں کو کسچن کرے گا۔ مثلاً میں آپ کو یہ بتاؤں کہ اس اے ڈی پی کے اندر آپ نے 23 سکیمیں بلاک امبریلا سکیمیں رکھی ہیں، بلاک ایلوکیشن میں کی ہیں، آپ کو پتہ ہے سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے کہ جس میں انہوں نے بلاک ایلوکیشن کو سٹرائیک ڈاؤن کر دیا ہے، Block allocation illegal ہے، کوئی ایک بندہ بھی آپ کی اے ڈی پی کے اوپر چلا جائے گا اور عدالت کے اندر اس کو چیلنج کرے گا تو آپ کی پوری اے ڈی پی سٹرائیک ڈاؤن ہو جائے گی، کیونکہ یہ بلاک ایلوکیشن اے ڈی پی کے بلاک ایلوکیشن اس لئے رکھی جاتی ہے کہ اس کو بعد میں اپنی مرضی کے اندر آپ تقسیم کرتے ہیں، آپ کالجز رکھتے ہیں، سکولز رکھتے ہیں، Drinking water supply schemes رکھتے ہیں، آپ روڈز رکھتے ہیں، برجز رکھتے ہیں، پھر اس کو اپنی مرضی سے تقسیم کرتے ہیں، یہ وہ بنیادی Disparity ہیں

جناب سپیکر صاحب، جب اے ڈی پی تیار ہوتی ہے تو اس کے اندر جو سکیمیں ہوتی ہیں، ان کی کوئی فیزیبلٹی نہیں بنی ہوتی ہے، اس کا کوئی پی سی ٹو نہیں ہوتا ہے، وہ کسی ماسٹر پلان کے تحت نہیں بنے ہوتی ہیں، یعنی میں اس بات کو ایڈمٹ کرتا ہوں کہ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ نے ایک ماسٹر پلان بنایا ہوا ہے، پچھلے دنوں سب انجنیئر پی ایچ ای کا میرے پاس آگیا اور اس نے مجھے کہا کہ آپ کی Constituency کے اندر ہم نے یہ Mapping کی ہوئی ہے، اس میں آپ کی کونسی Priority ہے؟ آپ مجھے بتا دیں، ہمیں بتا دیں، یعنی اس بنیاد پہ کسی Prioritization نہیں ہوئی ہے، کوئی Mapping نہیں کی ہوئی ہے، اس لئے جب ہماری سکیموں کی Implementation کا مسئلہ آجاتا ہے تو وہ Implement نہیں ہوتی ہیں، ہماری سکیمیں Implement نہیں ہوتی ہیں کیونکہ اس کی کوئی فیزیبلٹی نہیں ہوتی ہے، کوئی ماسٹر پلان نہیں ہوتا ہے، اس لئے اصولاً میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایک Strategic direction چاہیئے اور یہی حکومت دے سکتی ہے، پچھلے سال اگر یہ Hurry میں تھے، نہیں دے سکتے تھے تو اب تو ان کے ساتھ وقت ہے، اب کوئی Strategic direction دے دیں، کوئی دس پندرہ سالہ ڈیویلپمنٹ پلان دے دیں، اس پلان کے اندر سکولوں کو Identify کریں، سڑکوں کو بھی Identify کریں، اریگیشن چینلز کو بھی Identify کریں، کالجز کو بھی Identify کریں، اور وہ سیکٹورل پارٹیز بھی اس میں موجود ہوں اور اس پر Regional disparities کو بھی Cover کیا جائے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ایک Mile stone آپ اپنے سامنے رکھیں گے تو آپ فیوچر کو بہتر بنا سکتے ہیں، ایک Inclusive development جو ہے اس کو Ensure کرا سکتے ہیں، Equitable distribution کو آپ Ensure کرا سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس حکومت کے لئے بڑا Important ہے، جناب سپیکر صاحب، میرے سامنے یہ اے ڈی پی کا Abstract موجود ہے اور اس Abstract کے اندر جو آپ کا تھرو فارورڈ ہے وہ 469 بلین ہے، 469 یعنی پانچ سو بلین کے Around ہے، آپ اگر اس کو راؤنڈ فگر میں Convert کریں گے، It`s around five billion, five hundred billion آپ کا تھرو فارورڈ ہے، اس کا مطلب ہے کہ آپ کی ایک سکیم چھ سال میں مکمل ہو جائے گی، پانچ سالوں میں مکمل ہو جائے گی، اگر آپ کی ایک سکیم، ہمارے ہاں تو کنسٹرکشن کی کوالٹی بھی ایسی ہے کہ ایک سکول پانچ سال کے اندر اندر ہی گر جاتا ہے، روڈ پانچ سال کے اندر خراب ہو جاتا ہے، تو اگر آپ نے اس کا زیرو پوائنٹ بنا دیا ہے اور آپ Tail end پہ پہنچ

گئے ہیں تو زیرو پوائنٹ پھر دوبارہ ختم ہو جائے گا، یہ ماڈل ڈیویلپمنٹ، یہ ڈویلپمنٹ جو ہے یہ ڈیویلپمنٹ کوئی Directionless development مجھے لگتی ہے۔

جناب سپیکر: وائنڈ اپ کریں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں وائنڈ اپ کرتا ہوں، میں Cover کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو تھر وفارورڈ ہے اس کو کنٹرول کرنا یہ بڑا Important ہے جناب سپیکر صاحب، میں حکومت کے لئے کچھ سوالات رکھنا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے آپ مجھے اس کا تو کم از کم موقع دیں گے، میرے ساتھ بہت زیادہ Notes ہیں، میں نے اس پہ ورکنگ کی ہے، میں چاہتا تھا کہ میں اس پہ بات کروں لیکن Time constraint کی وجہ سے چونکہ آپ مجھے Warn کر رہے ہیں کہ آپ کا وقت مکمل ہو گیا ہے، میں سوالات کچھ حکومت کے لئے رکھنا چاہتا ہوں۔ دیکھیں، Saving ہمارے حلقوں کے اندر ہوئی ہے، کیا وہ ان Constituencies کا حق نہیں ہے کہ جب یہاں سے لیٹر جاتا ہے کہ اس کو Hold on کریں، اس کے لئے چیف منسٹر کی ڈائریکٹیوز کی ضرورت ہے، یہ کس قانون کے تحت ہے؟ یہ نوٹ کریں، حکومت اس کا مجھے جواب دے جناب سپیکر صاحب، Re-appropriation ہو رہی ہے اور "ڈان" کے اندر سٹوری چلتی ہے، میرا خیال تھا کہ "ڈان" والوں نے ویسے ہی سٹوری چھپوائی ہو گی، اس نے کہا کہ تمام صوبے کے اندر جو Re-appropriation ہوئی ہے پیسوں کو سرینڈر کیا گیا ہے، اس کا 1.24 بلین جو ہے وہ چلا گیا ہے، اس کا میجارٹی چیف منسٹر کے ضلع میں چلا گیا ہے، میں نے وہ فگرز چیک کئے ہیں، وہ بالکل درست ہیں، اسی قسم کی سرنڈر ہوئی ہے اور اس کو Re appropriate کر کے اپنے حلقوں کے اندر یہ بھیجے ہیں، یہ مجھے بتائیں کہ یہ کس قانون کے تحت اور کس ضابطے کے اندر اور کس انصاف کے اندر یہ کام ہوئے ہیں؟ یہ کام ہو رہا ہے جناب سپیکر صاحب، میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ جو PSDP ہے Public Sector Development Program اس میں ہمارے صوبے کا حصہ ہوتا ہے، مجھے یہ بتا دیا جائے کہ ہمارے اس صوبے کو کتنی Percentage اس میں ملتی ہے؟ ہمارا کتنا ہوتا ہے؟ اس میں میں نے سوال بھی پوچھا ہے، سوال کا ابھی تک جواب نہیں آیا ہے، یہ ان کی بہتری کے لئے ہے کہ مجھے بتائیں کہ PSDP کے اندر ہمارے اس صوبے کو کتنے پیسے مل رہے ہیں؟ ان ساری سکیموں کے نام مجھے بتا دیں، اگر نام نہیں بتاتے، ایک فگر مجھے بتا دیں کہ یہ ہمارا PSDP کے اندر شیئر اور پرسنٹیج ہے فارن پراجیکٹ اسسٹنس کے تحت 77 ارب سے زیادہ روپے ہیں جو خرچ ہو رہے ہیں، جو کہ Unprecedented ہیں،

مجھے یہ بتادیا جائے کہ فارن پراجیکٹ اسسٹنس کے تحت آپ کو اب تک کتنے پیسے ملے ہیں؟ یہ فگر مجھے بتا دیا جائے جناب سپیکر صاحب، لوکل گورنمنٹ کو شیئرز 30 پرسنٹ آپ نے دینا تھا، آپ مجھے بتائیں پچھلے سال اس کرنٹ فنانشل ایئر کے اندر آپ نے لوکل گورنمنٹ کے لئے جو پیسے مختص کئے ہوئے ہیں، اس میں کتنے پیسے آپ نے اب تک لوکل گورنمنٹ کو ٹرانسفر کئے ہیں؟ مجھے یہ فگر جو ہے جو وائنڈنگ اپ ان کی سپیچ ہو گی جو Cover کریں گے وہ اس کا جواب دے دیں۔ پچھلے دنوں اخبار میں خبر چھپی کہ کوئی 28 ارب روپے یا 24 ارب روپے ایم این ایز کو دیئے جا رہے ہیں، میں اس کو چیلنج نہیں کرتا، عمران خان نے کہا تھا کہ ہم ایم این ایز اور ایم پی ایز کو فنڈز نہیں دیں گے، میں اس کو چیلنج نہیں کرتا، اس میں یہ لکھا گیا تھا کہ یہ صرف ٹریژری بنچز کو دیئے جائیں گے، میں اس کو بھی چیلنج نہیں کرتا، یہ ان کا Decision ہے، ظاہر ہے وہ ایم این اے اس کو چیلنج کرے، میں صرف ان سے ایک سوال پوچھوں گا کہ ان کا ڈومین تو بجلی اور گیس ہے، کیا ایم این اے سینی ٹیشن کے اندر لوکل روڈز کے اندر پیسے دے سکتے ہیں، جو کہ سکیمیں مانگی جا رہی ہیں، کیا ان کے لئے Relevant ہے، کیا قوانین، قاعدے اور ضابطے اس کی اجازت دیتے ہیں؟ اس کی بھی مجھے وضاحت کریں کیونکہ یہ فیڈرل مسئلہ نہیں صوبائی مسئلہ ہے کہ وہ اگر ہماری ڈومین کے اندر سکیمیں دے دیتے ہیں تو یہ قوم کے پیسوں کا ضیاع ہے جناب سپیکر صاحب، امبریلا کو ابھی تک آپ نے کس طرح تقسیم کیا ہے، اس کی تقسیم کے لئے آپ نے کوئی فارمولہ وضع کیا ہے، کوئی اصول ہے، کوئی فریم ورک ہے یہ مجھے بتا دیا جائے؟ یہ پانچ چھ میرے کوئسچنز ہیں، میں یہ چاہوں گا کہ ان کا جواب دیا جائے اور میں Conclude کرتے ہوئے بالکل آخر میں Kindly یہ ریکویسٹ کروں گا کہ دیکھیں اس اے ڈی پی کو کسی قاعدے کا، کسی ضابطے کا پابند بنائیں، کسی اصول کا پابند بنائیں، کسی فریم ورک کا پابند بنائیں اور Regional Disparities ہیں، ان کو Cover کریں، یہ آپ کے منشور کا حصہ ہے، یہ آپ کے نعرے کا حصہ ہے۔ تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Babak Sahib! Are you ready? Ji, Khushdil Khan Sahib.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ آج کا جو پوائنٹ ہے اے ڈی پی Annual Developmental Program جو کہ بہت اہم ہے، یہ بجٹ کا ایک حصہ ہے جو اس ہاؤس نے منظور کیا متفقہ طور پر، جس طرح میرے بھائی نے کہا میں ڈیٹیل میں نہیں جاؤں گا، صرف کچھ Questions raise کر رہا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ تجاویز بھی دے رہا ہوں۔

مجھے یہ حکومت یہ بتادے کہ امبریلا کس بنیاد پر تیار کیا جاتا ہے، کس اصول کے مطابق یہ ہو رہا ہے اور اس کا میکینزم کیا ہے اور اس کی Priority کیا ہے؟ ایک کوسچن میں چار کوئسچز ہیں کہ امبریلا سکیم کہاں سے شروع ہوئی ہے، اس کی Priority کیا ہے، اس کے اصول کیا ہیں اور اس کا میکینزم کیا ہے؟ سر، میری تجویز یہ ہے اس سلسلے میں، وہ بھی نوٹ کر لیں بہتر یہ ہوگا کہ اے ڈی پی جو ہوتی ہے، یہ Development program ہوتا ہے اپنے حلقوں میں کہ جہاں پر کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے، جہاں پر سکول کی ضرورت ہوئی ہے وہاں سکول بنانا ہوتا ہے، جہاں کالج کی ضرورت ہوتی ہے، جہاں پانی کی ضرورت ہوتی ہے، جو بھی اس کے مطابق اس سے پہلے میرے خیال میں جہاں تک میری یاداشت ہے، یہ 2002 میں When you were Member اور یہ درانی صاحب چیف منسٹر، کہ ان کے وقت میں امبریلا سکیم کا اجراء ہوا تھا، میری تجویز یہ ہے کہ اگر پی ٹی آئی والی حکومت یہ چینج کے نام پر بھی آئی ہے، لوگوں نے ووٹ دیا، اگر یہ چینج لائے نیکسٹ بجٹ میں کہ تمام Irrespective of the affiliation of the political party تمام ممبران سے اپنے حلقوں کی ضروریات کے مطابق ڈیمانڈز ان سے لے لیں کہ بھائی آپ کے حلقے میں کس کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟ اب میرے حلقے میں کالج کی ضرورت ہوئی ہے لیکن آپ مجھے ہسپتال دے رہے ہیں یا میں مجبوراً ہسپتال لے رہا ہوں کہ آپ مجھے کالج نہیں دے رہے ہیں یا آپ کے پاس کالج نہیں ہے، تو میری یہ تجویز ہوگی اور اس سے ہم توقع بھی رکھتے ہیں اور لوگ بھی توقع رکھتے ہیں، ان کو ووٹ دیا گیا ہے کہ آپ تمام نیکسٹ جو بجٹ آرہا ہے، وہ تیاری ابھی سے شروع ہے، اس کے لئے آپ عوامی نمائندوں سے تجاویز لے لیں کہ آپ کے حلقے میں کیا مسائل ہیں، کیا مشکلات ہیں؟ سر، دوسری بات، تجویز میں یہ دے رہا ہوں کہ اکثر جب ہم سکول بناتے ہیں، ہم کالج بناتے ہیں یا ہسپتال، تو ہم ان کے لئے کچھ یہ حکومت کرتی ہے، ہر حکومت نے کیا، آپ نے اپنے وقت میں آپ یہ بھی کہ ہم اس کے لئے فری لینڈ کو دیکھتے ہیں، میں اس کے سخت خلاف ہوں اور اس کی کچھ وجوہات ہیں، میں بیان کرتا ہوں، اب مجھے پرائمری سکول کی ضرورت ہوتی ہے، میں پرائمری سکول کو کسی ورکر کو کہہ دیتا ہوں، کسی آدمی کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ مجھے ایک کنال دو کنال دیتا ہے، ان کی جہاں ضرورت ہو، وہ ایک پہاڑ کے دامن میں ہے، کیونکہ وہ مجھے فری مل رہی ہے، آپ مجھے دے رہے ہیں، میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ حکومت کو چاہیئے کہ وہ اپنے پراجیکٹ کے لئے خواہ سکول ہو، کالج ہو، ہسپتال ہو لینڈ پرچیز ضروری ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب آپ لینڈ اونر سے لے لیں تو پھر لینڈ اونر کو وہ

اپنے Rights کو Establish کرنے کے لئے پہلے آپ ان کا چوکیدار لگائینگے، پھر ان کے بھائی کو بھرتی کرینگے اور پھر وہ کام بھی نہیں کرتے تو جس مقصد کے لئے ہم اس انسٹی ٹیوشنز کو قائم کرتے ہیں تو وہ مقصد نہیں دے رہا ہے اور میں نے دیکھا بھی ہے ایسے حالات میں کہ جہاں بھی ہم فاتحہ خوانی میں جاتے ہیں تو ہمارے سکولوں میں فاتحہ خوانی ہوتی ہے، ہمارے کالجوں میں انکو تین تین دن بند کر دیتے ہیں تو میری یہ تجویز ہے کہ یہ نوٹ کر لیں کہ آئندہ بجٹ میں یہ کوئی پروو‌ژن رکھیں کہ No free land for any institution established by the government تو یہ کیونکہ ہمارے اتنے پیسے ہم خرچ کرتے ہیں تو اس کے بجائے کہ ہم لینڈ لیں، اس کے لئے یہ ایک اچھی بات ہوگی۔ سر، اب آتا ہوں میں اے ڈی پی کی طرف، یہ سر، سیریل نمبر 9 ہے، فنانس، یہ اٹھارہ انیس یہ مجھے بتادیں اور ہاؤس کو بتادیں کہ انہوں نے Implementation of Hundred Days Plan، انہوں نے 1099 ملین، میں سینیئر منسٹر صاحب سے درخواست کرونگا کہ ذرا توجہ دیں، Implementation of Hundred Days کے لئے حکومت نے کتنی رقم رکھی ہے؟ 1099، اب میرا کوسچن یہ ہے کہ What are the details of this program? اب یہ 1099 ملین پیسے کہاں پر خرچ، سو دنوں میں خرچ کئے گئے ہیں، انکا کیا حساب کتاب ہے، کن کن منصوبوں پر خرچ کئے گئے ہیں؟ یا یہ اسی طرح سیریل نمبر 10 میں ہے، اے ڈی پی نمبر میں نہیں ہے، District ADP share at the disposal of Finance department for implementation of hundred days plan، ان کے لئے 900 روپے رکھے گئے ہیں، اب اس پر کتنا کام ہوا ہے؟ اور اس کا رزلٹ کیا ہے؟ تو یہ مجھے بتانا ہے۔ سر، یہ آئٹم نمبر 13 پر آتے ہیں، یہ ہے لوکل گورنمنٹ، لوکل ڈیویلپمنٹ، آپ حیران ہو جائینگے سر، اس کے لئے انہوں نے جو رقم رکھی ہے ایک ہزار ملین Only for Swabi district، کتنے افسوس کی بات ہے کہ پچھلے بھی پانچ سال وہاں پر منسٹر رہ چکے ہیں اور اس کے باوجود بھی اب وہ ایک ڈیویلپڈ ڈسٹرکٹ میں شمار کیا جا رہا ہے اور آپ ان کے لئے اور صرف ایک ضلع کے لئے، صوابی کے لئے ایک ہزار ملین روپے، تو یہ کوئی انصاف نہیں ہے، It is not fair, it is injustice یہ ان علاقوں کے ساتھ ان اضلاع کے ساتھ زیادتی ہے جہاں پر پینے کے لئے پانی بھی نہیں ہے، جہاں فنڈنگ کے لئے انسٹی ٹیوشنز بھی نہیں ہیں، جہاں علاج کے لئے ہسپتال بھی نہیں ہے اور اگر ہسپتال ہے تو اس میں دوائیاں نہیں ہیں، یہ ان ضلعوں کے لئے ان علاقوں کے ساتھ ظلم ہے۔ سر، یہ سیریل نمبر 14 پر ملٹی سیکٹوریل ڈویلپمنٹ MSD, Special Package for Militancy Hit Backward

Areas/Backward Area of Swat one thousand, militancy has already
hit the others.، یہ صرف سوات کے لئے ہے سر، یہ پھر میں بتاتا ہوں، Special
development package for militancy hit backward area of Swat, one
thousand million کتنے افسوس کی بات ہے سر، میرا بھی علاقہ ہے PK-10, PK-11, now
PK-70, PK-71 that is called، 12 مارچ 2012 کو جنازے میں مجھ پر دھماکہ ہوا تھا، خود کش
ہوا تھا، میرے ساتھ 13 نوجوان شہید ہوئے تھے اور 35 زخمی ہوئے تھے، اللہ نے مجھے بچایا، وہاں پر اب
بھی سکول اور کالج ایسے ہیں کہ جنکی ابھی تک تعمیر نہیں ہوئی ہے اور خاص کر Specially PK-71
میں، کیا ہمارا یہ حصہ نہیں ہے، کیا ان علاقوں کے ان حلقوں کے عوام کا یہ حق نہیں ہے؟ ہمارا بھی اس میں
حصہ ہونا چاہیئے، جہاں پر ایک ادیزئی ہے جو PK-71 میں Fall کرتا ہے سر، ایک جنازے میں ہوا تھا،
کتنے شہید؟ مطلب ہے کہ جنازے میں 92 افراد شہید ہوئے تھے اور 120 زخمی تھے، آپ وہاں پر جاکر دیکھ
لیں سر، میں آپ کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں، اپنے وقت میں میں امیر حیدر خان ہوتی کا اب
بھی مشکور ہوں، انہوں نے مجھے بلایا کہ آپ ادیزئی میں کیوں گئے؟ ایک دن میں تین دفعہ، آپ اس کے
منسٹر رہ چکے ہیں، انہوں نے مجھے ایک کالج دیا تھا جس کا نام 'ڈگری کالج کوہ دامن ادیزئی' ہے، وہاں ہم نے
بنیاد رکھی لیکن سر، افسوس کی بات ہے، آپ کی پچھلی حکومت میں بھی پانچ سال گزر گئے لیکن وہ ابھی بھی
شروع نہیں ہوا اور سر، جبکہ میں بار بار ڈائریکٹر ہائر ایجوکیشن کو فون کرتا تھا کہ صاحب آپ انسپکشن پہ
جائیں، صلاح الدین نے بھی اس کو کہہ دیا، پھر تو آپ جانتے ہونگے، آپ کا ایک پلاننگ آفیسر تھا، اب میرا
خیال ہے ایڈیشنل ہے، محمد زمان، اس کے ساتھ میں نے ٹائم رکھا لیکن جس دن ہمیں جانا تھا، وہ دونوں ہم
سے کھسک گئے، پتہ چلا تو گورنر نے اس کو فون کیا کہ آپ نہ جائیں، کیا یہ چینج ہے، کیا اسکو انصاف کہتے ہیں،
کیا ہمارا ملک اس طرح ترقی کرے گا؟ ٹھیک ہے ہماری سیاسی مخالفت ہوگی لیکن قومی کاموں میں، مطلب
قومی ترقیاتی کاموں میں ہمیں ایک ہونا چاہیئے، وہ نہ میری جاگیر ہے، نہ ان کی جاگیر ہے، وہ عوام کا حق تھا
اور ہم نے دے دیا، تو سر، یہ چند ایسی گزارشات تھیں جو میں نے عرض کرلیں، سر، یہ میری ایک اور ہے
آخر میں، یہ آئٹم نمبر 15 ہے، سر، یہ Widening and improvement of Tarnawa
Kohala Bala road، یہ ہے ڈسٹرکٹ ہری پور کا، 35 کلومیٹر، 2300 اس کے لئے رکھے ہیں، اچھی
بات ہے، He is a Minister, previously he was also the Minister of that
department، لیکن یہ پیسے تو کسی کے نہیں ہیں، یہ پیسے تو عوام کے ہیں، یہ تو ہمارے پیسے ہیں، ہمارے

ریونیو سے یہ جاتے ہیں، صرف یہ ایک منسٹر کے نہیں ہیں، کیا ہمارا حق نہیں ہے؟ سر، آپ دیکھیں، ہمارے حلقے میں جائیں، یہ پشاور کے ساتھ بہت زیادتی ہے، اب بھی ہماری گیس نہیں ہے اور بجلی کی لوڈشیڈنگ چوبیس گھنٹوں میں اٹھارہ گھنٹے، تو سر، کیا جسٹس اس کو کہتے ہیں؟اور یہ محرومیاں بڑھادی جاتی ہیں، تو میری یہ عرض ہے کہ حکومت کو چاہیئے اور خاص کر میں اپنے چھوٹے بھائی کو، سینیئر منسٹر بھی ہیں اور میں انکوAppreciate کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں کو آگے آنا چاہیئے کہ ایک ہی بات کرتا ہے اور ایک ہی بات کا پکا ہوتا ہے، تو ہمارا یہ ہے کہ آئندہ، اب تو یہ ہو گیا، آئندہ جو اے ڈی پی ہے تو آپ انکو کہیں اور جہاں پر اب بھی ہے تو ہمارا اس میں حصہ ہے، ہم Application دینگے آپ اس میں ہمیں اپنا حصہ دے دیں تاکہ ہم اپنے حلقوں میں کام کریں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you very much, Atif Khan Sahib, Senior Minister.

میاں نثار گل: ہم کرلیں، پھر یہ سب کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ جواب تو، لودھی صاحب پوائنٹس نوٹ کر رہے ہیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میرے خیال میں یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے، میرے خیال میں ہمیں کرنے دیں پھر بعد میں۔

جناب محمد عاطف: چلیں ٹھیک ہے، یہ کرلیں۔

جناب سپیکر: جناب میاں نثار گل، آنریبل ایم پی اے۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یہ بھی توقع رکھتا ہوں کہ میں بیس دن نہیں تھا، اگر آج میں دو منٹ زیادہ لے لوں تو آپ مائنڈ نہیں کرینگے کیونکہ اس ٹائم جو میرے کوسچنز تھے یہ اس میں کاؤنٹ ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر! آج اے ڈی پی پہ بحث ہو رہی ہے، بڑی اچھی بات ہے، اے ڈی پی جب بنتی ہے، Annual Development Program اس میں فنانس ڈیپارٹمنٹ اور پی اینڈ ڈی والے بیٹھتے ہیں کہ ہمارے پاس کتنے پیسے ہیں، ہم نے اگلے سال کے لئے کیا نئے پروگرام لانے ہیں؟ جناب سپیکر، آپ کا بہت بہت شکریہ، میں تھوڑا اگر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس ڈیویلپمنٹ پروگرام میں جو بھی علاقے تھے، وہ علاقے جن میں اپوزیشن کے ممبران آئے تھے، پچھلی حکومت کے پروگرام میں جو روڈز تھے، جن ایم پی ایز حضرات، جوانہوں نے منظور کروائے تھے، ان علاقوں کو پیسے نہیں دیئے گئے ہیں، جناب سپیکر! ملک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ملک ظفر اعظم صاحب، میں بھی کرک سے Belong کرتا

ہوں، کرک میں ان روڈوں پہ پی ٹی آئی والے بھی جارہے ہیں، جے یو آئی والے بھی جارہیں، مسلم لیگ والے بھی جارہے ہیں، ہمارے عوام نے یہ غلطی نہیں کی کہ ہمیں منتخب کیا ہے، اس ضلع سے قومی اسمبلی کا ممبر بھی منتخب ہوا ہے جنہوں نے 70 ہزار ووٹ لئے ہیں، وہ بھی اور ان کے ووٹر بھی ان روڈوں پہ جارہے ہیں، جو آج تک تقریباً بارہ بارہ، تیرہ، تیرہ کروڑ روپے کے روڈز تھے ان کے لئے پچاس پچاس لاکھ روپے منظور ہوئے ہیں، جناب سپیکر! وجہ کیا ہوگی کہ جو میرے خیال میں جو حکومت ہوتی ہے وہ آخری سال میں چیف منسٹر ڈائریکٹیوز ایشو کرتے ہوئے میرے خیال میں 18-2017 میں 22 ارب روپے کے چیف منسٹر ڈائریکٹیوز ایشو ہوئے ہیں، اس کی وجہ سے یہ سال Un-balanced جارہا ہے، میرے خیال میں آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ ایک مہینہ پہلے ہمارے صوبے کے کنٹریکٹروں نے احتجاج کیا تھا، 30 ارب روپے Liabilities صوبے کے کنٹریکٹروں کی، صوبے میں جو کام انہوں نے کئے ہوئے ہیں ان کو پیسے نہیں ملے ہیں، اس وجہ سے کہ حکومت نے جو اے ڈی پی بنائی ہوئی ہے وہ اتنی Unbalanced تھی کہ جو کام Already ہوئے ہیں وہ کام چل نہیں سکتے، جناب سپیکر! اب آپ اندازہ لگالیں، خوشدل صاحب نے کہا ادھر ہمارے منسٹر صاحب ہیں، اس نے کہا کہ ہری پور کے منسٹر کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں، اچھی بات ہے سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر بنے ہیں، ان کی گلیوں میں Cat eyes لگ رہے ہیں، گلیوں میں تو Cat eyes کی ضرورت بھی نہیں ہوتی، میرے خیال میں اس میں Cat eyes کی ضرورت تو اس وقت ہوتی ہے جب اس پہ ٹریفک جاتی ہے لیکن ہمارے کلومیٹر روڈ اس علاقے کے کلومیٹر روڈ جو ایک ارب روپے ریونیو روزانہ کے حساب سے ملک کو دیتے ہیں، جناب سپیکر! اس علاقے کے لوگ کچے روڈوں پہ جارہے ہیں، میں آپ کو ایک مثال دینا چاہتا ہوں، عاطف خان صاحب کی توجہ بھی مجھے چاہیئے کہ اس پراونشل اے ڈی پی میں تین ارب روپے Reflect ہوئے تھے ان علاقوں کے لئے جو علاقے تیل اور گیس پیدا کرتے ہیں اور 100 پرسنٹ ایلوکیشن بھی ہوئی تھی، جون میں بجٹ پاس ہوا، پچیس، Sorry 25 جولائی کو الیکشن ہوا، بجٹ پیش ہوا، پاس ہوا لیکن ہمارے کوہاٹ ڈویژن کو تین ارب میں سے ابھی تک ایک روپیہ بھی نہیں ملا، وجہ کیا وجہ ہے؟ شہزاد خان بیٹھے ہوئے ہیں، میں میاں نثار گل، ملک ظفر اعظم، کیوں کہ ہم اپوزیشن والے ہیں، اگر اپوزیشن والے ہیں تو ہم پھر بھی خوش قسمت ہیں کہ ہمارے علاقے کے تیل اور گیس کے اتنے وسائل ہیں کہ اگر ہمیں اے ڈی پی کے پیسے نہ بھی ملیں، اپنے پیسے ہی ملیں، ان سے ہم کام چلا سکتے ہیں لیکن جناب! کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ ادھر ہمارے فنانس منسٹر نے اپنی بجٹ تقریر میں

اناؤنس کیا کہ ہم نے کرک کے لئے دوارب روپے کا پٹرولیم انسٹی ٹیوٹ منظور کیا ہے جناب سپیکر! یہ پیسے مرکز کے ہیں، کل میری میٹنگ ہوئی تھی، وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر جون تک اس پہ کام شروع نہ ہو سکا تو یہ پیسے لیپس ہو جائیں گے، ہم کس کے پاس جائیں، کس کے ساتھ بات کریں کہ دوارب روپے سابقہ مرکزی حکومت نے منظور کروائے ہیں، پڑے ہوئے ہیں؟ لیکن اس لئے کام نہیں ہو رہا ہے کہ ہم کرک والے ہیں، خدا کے لئے، چیف منسٹر صاحب پرسوں گیس کا افتتاح کر رہے تھے، سن رہا تھا کہ سوات کیلئے اٹھارہ انچ کی گیس کا افتتاح کر رہے ہیں، بڑی اچھی بات ہے، ہم خوش ہیں لیکن وہ گیس کدھر سے جا رہی ہے؟ کوہاٹ سے جا رہی ہے، کرک سے جا رہی ہے، ہمارے لوگ اب بھی چولہے لکڑیاں لاکر جلاتے ہیں، جناب سپیکر! انصاف کی بات ہونی چاہیئے، ہم آپ ہی کے لوگ ہیں، کل آپ ایوان میں ہونگے، ہم ادھر ہونگے، آپ ادھر ہونگے، ہو سکتا ہے ہماری جگہ پہ اور لوگ ہوں لیکن پراونشل اے ڈی پی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس علاقے کے لوگوں کو جو اپوزیشن میں ہوں ان کو کچھ نہ دیا جائے، اگر ہم چاہیں، آپ ہمیں جیل میں بند کر سکتے ہیں، آپ لاٹھی چارج کر سکتے ہیں، آپ ہمیں گرفتار بھی کر سکتے ہیں لیکن ہم دس پندرہ ہزار، بیس ہزار لوگوں کو نکال بھی سکتے ہیں، گیس اور تیل بند بھی کر سکتے ہیں لیکن ہم نہیں چاہتے کہ حکومت کے لئے تکلیف بنیں، ہم نہیں چاہتے کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنے، ہم ملکر بیٹھنا چاہتے ہیں لیکن جب بھی ادھر ہم بات کرتے ہیں ادھر سے منسٹر صاحب اٹھ کر کہتے ہیں کہ ایک ہفتے کے اندر اندر آپ لوگوں کی ملاقات ہو گی اور آپ لوگوں کا مسئلہ حل ہو گا، ہم کیوں عدالت میں جائیں؟ ابھی بات ہو رہی تھی، ادھر میرے خیال میں اپوزیشن کی تیاری بھی ہے کہ وہ عدالت جا رہی ہے تو آپ لوگ کیوں چاہتے ہیں کہ سارے صوبے کے فنڈز بند ہوں؟ ہمیں اتنا حصہ مت دیں جتنا سپیکر صاحب اور سپیکر کی کرسی کی اپنی عزت ہوتی ہے، آپ کو زیادہ ملنا چاہیئے، عاطف خان صاحب کی اپنی عزت ہو گی، مردان کی زیادہ ضرورتیں ہوں گی، ان کو زیادہ ملنا چاہیئے لیکن کم از کم یہ انصاف کی بات ہو گی کہ ہمیں اپنا حصہ، آپ نے سنا ہو گا دو بئی والے بیٹے کا، جو بھائی دو بئی میں کام کرتے ہوں وہ زیادہ کماتے ہیں، ان کے بیٹے میرے خیال میں اس گھر میں خوش ہوتے ہیں، ہم شکر الحمد للہ وہ دو بئی والے بیٹے ہیں، آپ کے جو ادھر آپ کے سامنے کھڑے ہیں ہماری وجہ سے شکر الحمد للہ یہ صوبہ بھی چل رہا ہے، مرکز کو بھی کافی حصہ مل رہا ہے، ہماری وجہ سے شکر الحمد للہ اس صوبے کو گیس بھی مل رہی ہے، یورینیم بھی مل رہا ہے لیکن کم از کم دو بئی والے بیٹے ادھر رو رہے ہوں اور سپیکر صاحب ہنس رہے ہوں اور ہری پور میں Cat eyes لگیں، مردان میں بڑے بڑے کام ہوں اور

کرک کا دو ارب روپے کا پراجیکٹ منظور ہوا اور اس کو کچھ نہ ملے، خوشحال خان خٹک یونیورسٹی بند پڑی ہو تو دو بئی والا بیٹا پھر کچھ نہ کچھ تو کریگا۔ سات مہینے ہو گئے ہم نے انتظار کیا، ہم پھر بھی ریکویسٹ کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بیٹھیں، ہم عدالتوں کے لوگ نہیں ہیں، ہم پارلیمنٹ کے لوگ ہیں، کرک والوں نے غلطی یہ نہیں کی ہے کہ آپ کو ایم این اے دیا ہے، 77 ہزار ووٹ اس نے لیا ہے، وہ لوگ بھی اس روڈ پہ جا رہے ہیں جو ہمارے والے لوگ اس پہ جا رہے ہیں، ہمیں اپنا حصہ دیا جائے اور میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب! آپ بڑے آنریبل سپیکر ہیں، 2002 میں آپ اپوزیشن میں تھے، میرے خیال میں میں واحد ممبر تھا تحریک انصاف کی پارٹی کا پارلیمانی لیڈر بھی تھا لیکن اس وقت درانی صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ میں اکیلا ہوں، مجھے اپنا فنڈ پورا دے رہے تھے، آج میں اپنے بھائیوں کو کہنا چاہتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ میری دعا ہو کیونکہ اس پارٹی کا واحد ممبر پورے پاکستان میں میں تھا، پارٹیاں ہوتی رہتی ہیں، چلتی رہتی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو میاں صاحب۔

<u>میاں نثار گل</u>: ابھی انصاف کی پارٹی سے مجھے توقع ہو گی، عاطف خان صاحب سے میری توقع ہو گی کہ ہمارے فنڈز ریلیز کروائیں، ہمارے پیسے دلوائیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منور خان صاحب، ایم پی اے۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: تھینک یو، مسٹر سپیکر صاحب! میں نے تو یہاں پہ سب کی بات سنی ہے جناب سپیکر، لیکن میں متواتر تین دفعہ اس اسمبلی میں آ رہا ہوں اور وہ بھی اپوزیشن کی بینچوں پہ بیٹھ کر، مجھے تو یہاں پہ بیٹھ کر اپوزیشن کے بینچوں پہ بیٹھ کر مزا آ رہا ہے، میں کم از کم یہ فریاد نہیں کروں گا عاطف خان سے اور لودھی صاحب سے کہ مجھے فنڈ دیں اور میرے کام نہیں ہو رہے ہیں، میرے حلقے کے عوام ویسے بھی مجھے ووٹ دے رہے ہیں (تالیاں) کیونکہ تین دفعہ میں نے اپوزیشن کی ہے اور اپوزیشن بھی ماشاء اللہ ڈٹ کر اپوزیشن کی ہے اور اس دفعہ بھی انشاء اللہ وتعالیٰ ڈٹ کر اپوزیشن کروں گا، عاطف صاحب سے صرف میری یہ ریکویسٹ ہے کہ میں نہ آپ سے فنڈ مانگ رہا ہوں، نہ میں آپ کو ریکویسٹ کر رہا ہوں، میں فنڈ لوں گا تو زبردستی سے آپ سے لوں گا (تالیاں) میں لوں گا فنڈ، ایسے میں فریاد نہیں کروں گا کہ میں اس صوبے کا نہیں ہوں، میں اس لکی مروت کے ضلع سے نہیں ہوں؟ میں اسی پہ خوش ہوں اور انشاء اللہ وتعالیٰ ایک دن عاطف خان اسمبلی کے نہیں، اسمبلی کے فلور پہ

میں آپ کے گریبان میں ہاتھ نہیں ڈالوں گا، میں آپ کو پشاور ہائی کورٹ میں کھڑا کروں گا اور ادھر ہی آپ جواب دیں، ان کو آپ مطمئن کرلیں لیکن میں ہائی کورٹ میں آپ کو کھڑا کروں گا، شاید لودھی صاحب بھی ہوں، آپ کے ساتھ عاطف صاحب، آپ بھی ہوں گے اور وہاں سے میں آپ سے فنڈ لوں گا اور کہوں گا کہ میرے حلقے میں تین تین دفعہ ایم پی اے 2008 سے لے کر 2018 تک میرے جو پراجیکٹس ہیں وہ ابھی تک بند پڑے ہوئے ہیں، میں عاطف صاحب! آپ کو موقع دیتا ہوں کہ آپ آئیں اور ان لوگوں کو مطمئن کریں۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے۔

<u>جناب لائق محمد خان:</u> شکریہ جناب سپیکر! میرا تو عاطف خان کے ساتھ بہت حق بھی بنتا ہے، اس لئے کہ تورغر جو ہے وہ صوابی کے بالکل پڑوس میں ہے، تو شریعت میں پڑوسی کا خیال رکھنا ذرا زیادہ ضروری ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> عاطف خان صوابی کے نہیں ہیں، مردان کے ہیں۔

<u>جناب لائق محمد خان:</u> مردان بالکل جی، مردان اور میرا جو حلقہ ہے ایک ساتھ باؤنڈری پر ہیں، تو میرا خیال ہے آپ کبھی میرے ساتھ جائیں تو آپ کو میں دکھاؤں۔

<u>جناب سپیکر:</u> لیکن وہ پہاڑی ہے نا۔

<u>جناب لائق محمد خان:</u> اچھا تو اسی لئے پہاڑوں سے میں آیا ہوں تو میری یہ فریاد ہے، جس طرح کہ منور خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں زبردستی لوں گا، دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں، وہ زبردستی لے سکتا ہے انشاء اللہ لیکن میں فریاد کر کے کہتا ہوں کہ میرے تورغر کا کچھ خیال کریں کیونکہ سب سے پسماندہ ضلع جو ہے وہ تورغر ہے، میرے ساتھ زیادتی کیا ہوئی؟ اے ڈی پی کی جو سکیمیں تھیں، اس میں جناب خٹک صاحب نے پچھلے دور میں چھ ارب روپے کے پیکیج کا اعلان کیا جس میں سب سے زیادہ اس کی منظوری میں جناب عاطف خان صاحب کا ہاتھ تھا، تو ہوا یہ کہ اس میں سکول کے ٹینڈرز ہوئے، اس میں اسپتال کے ٹینڈرز ہوئے ہیں، اس میں سینی ٹیشن کے ٹینڈرز ہوئے ہیں، اس میں مختلف سکیموں کے ٹینڈرز ہوئے ہیں، ایک ارب، دو ارب روپے ان پہ لگ گئے اور وہ کام بند ہو گیا اور پیسے بند ہو گئے، آپ مجھے یہ بتائیں کہ جہاں پر چھ ارب روپے تین سال میں دینے تھے، دو ارب، ڈیڑھ ارب، ایک ارب روپیہ دیا، ان سکیموں پہ کام شروع ہوا، جب پیسے بند ہوئے تو ٹھیکیدار نے کام بند کر دیا، آیا وہ پیسے بھی ضائع ہو گئے، اگر

یہی اے ڈی پی ہے یہی فیز-II ہے، یہی چیلنج ہے تو پھر آپ بتائیں کہ ہم کدھر جائیں؟ میری گزارش ہے کہ مجھے اگر کم از کم عاطف خان صاحب! اور پیسے آپ نہیں دیتے تو وہ میرا جو پیکیج فیز-II والا ہے، اسی پہ اگر مجھے کام، اسی پہ پیسے دے دیں کہ میرے تورغر کی پسماندگی دور ہو جائے، آپ یقین کریں کہ آپ اس پسماندہ ضلع میں اگر چلے جائیں عاطف خان صاحب، تو آپ کہیں گے کہ واقعی یہ چھ ارب نہیں، ان کو ہم بارہ ارب روپے دینگے، تو میری ایک ہی گزارش ہے کہ جو میرا سابقہ وہ پیکیج ہے اس کو فعال کریں، بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، لائق خان صاحب۔ وقار احمد خان صاحب، ایم پی اے، وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے موقع دیا بات کرنے کا، میں تو یہ عرض کرونگا جناب سینیئر منسٹر صاحب سے کہ میرے حلقہ پی کے-7 میں جو پراجیکٹس اس اے ڈی پی سے پہلے اے ڈی پی میں ہیں وہ Reflect ہوئے ہیں، آئے ہیں، تقریباً ایک سال سے ان پہ کام بند ہیں، ان میں فنڈز نہیں ہیں، میں تو نئی اے ڈی پی کی ابھی بات ہی نہیں کرتا، یہ پرانی اے ڈی پی والی سکیمیں جو ہیں یہ کب تک مکمل ہوں گی؟ دوسری بات، میری گزارش یہ ہے، جیسے خوشدل خان صاحب نے یہ Point raise کیا، ضلع سوات Militancy affected area ہے، تو میں یہ بھی ریکویسٹ کروں گا کہ وہاں پہ آٹھ حلقے ہیں تو باقی حلقوں میں سی ایم ڈی میں نے دیکھے ہوئے ہیں، باقی ممبران صاحبان کو تو فنڈ مل گیا ہے لیکن اس میں میرا حلقہ جو ہے وہ محروم ہے، کیا پی کے-7 سوات کا حصہ نہیں ہے، وہ Militancy سے، دہشتگردی سے متاثر نہیں ہے؟ تو میں یہی ریکویسٹ کروں گا آپ کے توسط سے، سینیئر منسٹر صاحبان سے بھی، سی ایم صاحب سے بھی، کہ جتنا حق باقی حلقوں کا ہے اتنا ہی حق پی کے-7 کے عوام کا بھی ہے۔ سر، میں اپنے لئے نہیں مانگ رہا، وہاں کے لوگوں کے لئے، جتنا یہ باقی سوات کا حلقہ متاثر ہے، باقی سوات کا ضلع متاثر ہے، اتنا ہی ہمارا حلقہ پی کے-7 بھی متاثر ہے، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ وہاں پہ جو بھی سکیمیں منظور ہوں، جو بھی سکیمیں ہوں، میں یہ نہیں کہتا کہ میں خود کریڈٹ لوں، کریڈٹ بلے یہ پی ٹی آئی والے لے لیں لیکن جو سکیمیں ہیں، ان میں On going ہیں، ان کو بھی مکمل کریں اور جو نئی سکیمیں ہیں ان میں بھی میرے حلقے میں جو ہے نا، سکیمیں منظور کرائیں، وہاں بھی جتنا فنڈ باقی حلقوں کو ملنا ہے اتنا ہی فنڈ پی کے-7 کو بھی ملنا چاہیئے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو، وقار خان صاحب۔ بہادر خان صاحب (مداخلت) اس کے بعد آپ۔

<u>جناب بہادر خان:</u> شکریه سپیکر صاحب، ستاسو ډیر زیات مشکور یو، شکریه ادا کوؤ او خبرې پرې اوشولې، زه به صرف د خپلې حلقې خبره اوکړمه۔ عاطف خان ناست دے، زمونږه په تیر شوی د حیدر خان په وخت کښې باچا خان ماډل سکول مونږ له یو تخفه راکړې وه، هغه دې ستاسو وړاندې حکومت کښې په 2017 کښې 2017 کښې بند کړے دے، ما دلته مطالبه کړې وه چیف منسټر صاحب زما سره وعده کړې وه چې په هغې کښې انکوائری مقرر کړې وه او زما خیال دے په دې هاؤس کښې ئې دلته خبره کړې وه، نه د هغې انکوائرۍ پته اولګیده او نه هغه سکول چالو شو۔ دغه شان په 2013 کښې هائی سیکنډری سکول په منډا کښې جوړ شوے دے فی میل، یو په میاں کلی کښې جوړ شوے دے، یو په درنګال کښې جوړ شوے دے، په مسکینی کښې جوړ شوے دے، تر د دې وخته پورې د هغې صرف سټاف او سینکشن رانغے، په 2013 کښې تیار شوې دی او دا پینځه کاله وړاندې تیر شو او اوسه پورې په هغې کښې څه ذکر نشته دے۔ بلامبټ یریګیشن یو اهم سکیم وو زمونږ د علاقې د پاره چې په هغې کښې پینځلس زره ایکړه زمکه بنجر آبادیدله، هغه close شوے دے او دا اے ډی پی نه وتلےې دے، په هغې کښې چې په مخکښې کروړونه روپې لګیدلې دی هغه ضائع شولې، په هغې تر اوسه پورې څلور آنې نشته دے، سړکونه چې په تیر شوې وخت کښې کوم پراجیکټس وو، تیر شوې حکومت منظور کړې دی، هغه ئې را وران کړې دی، نن پکښې څلور آنې نشته دے، په کروړونو روپې هغه هم دغه شانته بندې پرتې دی، ډائریکټیو زما سره دی دادی، چې تیر شوې وخت کښې تقریباً څه اتلس خواوشا کروړه روپې دی چې دا ډائریکیټ ئې شوې دی، Approval شوے دے، ټینډر ئې شوے دے، په هغې کښې په زړو کښې څلور آنې د اوسه پورې رانغلې۔ په ثمرباغ ټیمه کښې پرتې دی، ټینډر ئې شوې دی، Approval شوے دے، ورک آرډر پرې دغه له ورکړے دے ټهیکیدار له، په منډا په ټیمه کښې دی، په آر بی ټی سره په تیمرګره کښې دی، تقریباً څه چوبیس کروړ روپئ دی او دا اوسه پورې ټینډرئې هم شوے دے، ورک آرډر هم ورکړے شوے دے، تر اوسه پورې په زړو کښې نشته دے، په نوې کښې خو هډو مونږ سوچ نه شو کولې، مونږ دا وایو چې یره دا کوم زاړه ستاسو سکیمونه چې دی، هلته کښې

مونږ پسې دا ټول پکښې څه پلونه دی، څه پکښې روډونه دی، څه په کښې د آبادئ او د پمپ او د هینډ پمپ او د څه او د څه پیسې دی، دا زړې پیسې چې دی اوس هلته مونږ پسې خلق پا سیږی چې دا تاسو بندې کړې دی، تاسو ئې نه کوئ ځکه چې ممبر صاحب بدل شوے دے، د بلې پارټی راغلے دے، تاسو ته دا درخواست کوؤ چې په دې زړو راله غور او کړئ چې دا زړې کومې پیسې منظور دی، ورک آرډر ئې شوے دے، ټینډر ئې شوے دے دا پیسې ریلیز کړئ او په دې نوې کښې باقاعده خپله حصه غواړو، مونږه هم هغه خلقو راليږلی يو، دې دپاره ئې راليږلی يو، د هغوی هم حق جوړيږی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: مونږه باقاعده په نوې کښې خپل حق غواړو که هغه نوې دی او که هغه زاړه دی په ټولو کښې خپل حق غواړو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو۔ جناب احمد کنڈی صاحب-----

جناب احمد کنڈی: جی جی۔

اوروں کا ہے پیام اور میرا پیام اور ہے
اوروں کا ہے پیام اور میرا پیام اور ہے
عشق درد مند کا طرز کلام اور ہے

جناب سپیکر، آپ کی مہربانی سے ابھی Recently ہم چائنا گئے تھے اور وہاں پہ ہم گئے تو ایک بڑی ہی زبردست چیز ہم نے وہاں پہ دیکھی، وہاں پہ چینی صدر نے ایک پروگرام شروع کیا ہوا ہے، پریزیڈنٹ شی نے، اور انہوں نے پروگرام کا نام ہے 'Up and out of poverty' وہ 700 لوگوں کو، 70 کروڑ لوگوں کو انہوں نے غربت سے نکالا ہے اور ہمارا All weather friend China 2020, zero poverty line پہ نیشن بننے والا ہے اور جناب سپیکر، وہ پریزیڈنٹ شی اپنی کتاب میں کہتے ہیں جو سب سے Major answer ہے، Fundamental factor جو ہے Poverty کو زیرو کرنے کے لئے، وہ کہتے ہیں کہ Political consensus ہے، اگر Political consensus کسی بھی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ میں ہوں گے تو وہ قوم کبھی بھی مار نہیں کھائے گی جناب سپیکر، کہنے کیلئے صرف دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں، جو ہماری اے ڈی پی جس میں ماضی کی حکومتوں کو میں سب سے مورد الزام ٹھہراؤں گا جس

میں پاکستان پیپلز پارٹی کو بھی میں اس جرم کا سزاوار ٹھہراؤں گا، جو ہم نے ہمیشہ اے ڈی پی شخصیات کی بنیاد پہ بنائی نہ کہ ضروریات کی بنیاد پہ بنائی، خدارا ابھی وقت ہے، ابھی وقت ہے، ہمیں ان سے توقع ہے، یہ لوگ انصاف کے نام پہ ووٹ لے کے آئے ہیں، ریاست مدینہ کے نعرے لگا کے آئے ہیں، ہمیں ان سے توقع ہے کہ ان شاء اللہ یہ ایسے پراجیکٹس لائیں گے جس میں Political consensus ہو گا اور ایسے پراجیکٹس اس ملک میں ہیں جو سیاستدانوں کی نیک نامی کا باعث بنتے ہیں۔ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کو آپ دیکھ لیں، وہ ایسا پراجیکٹ ہے جس کے اوپر تمام Across the board تمام پارٹیوں کا اعتماد ہے اور آج اسی بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی بدولت صحت کارڈ شروع ہے، ہمیں صحت کارڈ پہ اعتراض نہیں ہے، ہمیں سوات موٹروے پہ اعتراض نہیں ہے، ہمیں ورسک کینال کی Rehabilitation پہ اعتراض نہیں ہے، اعتراض ہے تو سستی شہرت والے Burden raising transport system بی آر ٹی پہ ہے جو کہ ہماری اے ڈی پی پہ بوجھ بنے گا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جب وہ صوبہ جو چالیس لاکھ ٹن گندم باہر سے منگواتا ہو، وہ صوبہ جو فرنٹ لائن پہ دہشت گردی کے خلاف لڑتا ہو، وہ صوبہ جس کے جنوبی اضلاع کے لوگ پینے کے پانی کو ترستے ہوں تو آپ سستی شہرت کے پراجیکٹس کریں گے تو محرومیاں بھی بڑھیں گی، تنقید بھی ہو گی اور اس ایوان کو بھی شرمندگی ہو گی۔ جناب سپیکر، دکھ ہوتا ہے ہمیں جب بی آر ٹی کو ناکام دیکھتے ہیں، جب ہم ادھر سے گزرتے ہیں ہمیں دکھ ہوتا ہے کیونکہ اگر کوئی پراجیکٹ ناکام ہوتا ہے تو حکومت ناکام ہوتی ہے، حکومت ناکام ہوتی ہے تو یہ ایوان ناکام ہوتا ہے، یہ ایوان ناکام ہوتا ہے تو سیاستدان ناکام ہوتے ہیں اور اگر سیاستدان ناکام ہوئے تو اس ملک کا مستقبل تاریک ہو گا جناب سپیکر، اور اس ملک کی ضرورت ہے آج Political consensus، آج اس ملک کی ضرورت ہے ان سیاستدانوں کا اکٹھا ہونا، Across the board اور Above the internal political differences ہمیں اکٹھا ہونا پڑے گا۔ خدارا، ایک سوچ بیس لوگ ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ مردان میں ہسپتال بنیں، میں نہیں کہتا جو ڈیرہ اسماعیل خان میں ہسپتال بنایا، ہم کہتے ہیں اچھے ہسپتال مردان میں بنائیں لیکن Consensus سے بنائیں، ہم کہتے ہیں سوات میں موٹروے بنائیں، Consensus سے بنائیں، اگر ایک سوچ بیس لوگ اکٹھے ہو کر کسی پراجیکٹ کو اکٹھے یک آواز ہو کر ہم اٹھائیں گے جناب سپیکر، تو اس سے سیاستدان کی توقیر بھی بڑھے گی اور اس ایوان کی توقیر بھی بڑھے گی۔ میری صرف اور صرف ایک گزارش ہے اور وہ ہے Political consensus، خدارا ڈیویلپ کریں، جس ضلع میں بھی آپ کام کرنا چاہتے ہیں پیپلز پارٹی

آپ کے ساتھ ہے، جس ضلع میں بھی آپ پراجیکٹ کرنا چاہتے ہیں لیکن خدارا، اعتماد میں لیں Political consensus develop کریں جو کہ آج وقت کی ضرورت ہے اور آپ ایک انجن کا کردار ادا کر رہے ہیں جناب سپیکر، حکومت انجن کا کردار ادا کر رہی ہے اور ہم اس انجن کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں جناب سپیکر، بوجھ نہیں بننا چاہتے، ہم ان کو یہ آفر دینا چاہتے ہیں کہ جدھر بھی کرنا چاہیں، چیزوں کو چھپائیں نہیں بلکہ Consensus build کریں اور مجھے یقین ہے ان شاء اللہ تعالیٰ یہ حکومت جس طرح وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک بڑا Brave step لیا ہے، انہوں نے کہا میں بی آر ٹی کا افتتاح نہیں کرتا، یہی چیزیں ہمیں چاہئیں جناب سپیکر، ماضی میں وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم اپنے حلقے کھو بیٹھے ہیں اربوں روپے لگانے کے باوجود بھی، اس سے کیا میسج ملتا ہے؟ اس سے یہی میسج ملتا ہے جو عوام کو ترقیاتی فنڈ کی ضرورت نہیں، عوام کو ضروریات کی بنیاد پہ فنڈ کی تقسیم کی ضرورت ہے جناب سپیکر، اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں توقع ہے یہ حکومت اس کے اوپر Political consensus develop کرے گی اور اس کا یہ باقاعدہ جواب دیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ عاطف صاحب! آپ نے بات کرنی ہے، لودھی صاحب کریں گے، الحاج قلندر خان لودھی، وائنڈ اپ پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عاطف خان صاحب بھی فلور مانگنا چاہتے ہیں۔

وزیر خوراک: میں ایک دو باتیں کرتا ہوں، یہ ابھی اٹھے ہیں، آپ کے ساتھ پوری سپیچ کریں۔

جناب سپیکر: عاطف خان صاحب۔

جناب محمد عاطف (سینیئر وزیر سیاحت، کھیل، ثقافت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں صرف ایک وضاحت کے لئے، باقی لودھی صاحب نے کافی پوائنٹس نوٹ کئے ہیں تو وہ ڈیٹیل سے جواب دیدیں گے، میں نے صرف جو ممبران نے باتیں کی ہیں، Obviously بجٹ پہ حق ہوتا ہے ساروں کا، کچھ نے تھوڑی سی باتیں نامناسب ہو گئیں اور وہ اس حوالے سے کہ پچھلے دور میں قومی اسمبلی میں جتنا فنڈ ملا، یہاں پہ ممبر صاحب نے کہا تو وہ اگر Comparison کریں کہ ہمارے ایم این اے کو کتنا ملا، ان کو کتنا ملا؟ تو وہ فرق ہوتا ہے، بہر حال ایک تو یہ ہے کہ اس دفعہ، اس دفعہ نہیں پچھلی حکومت میں بھی جو 30 پرسنٹ لوکل گورنمنٹ میں چلا جاتا ہے تو وہ تو Automatically ضلعوں میں اس حساب سے چلا جاتا ہے، تو 30

پرسنٹ توکم از کم Confirm ہو گیا کہ یہ کوئی Discretion پہ نہیں جاتا وہ ان ضلعوں میں جاتا ہے، باقی 70 پرسنٹ کی بات رہ گئی، اس کے لئے ممبران صاحبان سے میرے خیال میں آپ لوگوں سے رابطہ ہوا بھی ہے، پارلیمنٹری لیڈر سے، عنایت صاحب سے اور درانی صاحب سے، کل آپ لوگوں سے ہم لوگ بیٹھ کے مل کے جو بھی Possible ہو سکتا ہے اس کے مطابق، Obviously زیادہ Expectation میرے خیال میں ہر ایک کی ہوتی ہیں کہ میرے حلقے میں زیادہ سے زیادہ کام ہو لیکن آپ لوگوں سے کل مل بیٹھ کے کوشش کریں گے کہ جتنا Consensus پہ پہنچ سکتے ہیں تاکہ اگر آپ لوگوں کے لوگ ہیں، پارٹی مختلف ہے لیکن عوام تو یہی ہیں اور اگر آپ لوگوں نے مثال کے طور پر بیس ہزار ووٹ لئے ہیں تو ہمارے Candidate نے بھی وہاں پندرہ ہزار ووٹ لئے ہوں گے، سولہ ہزار لئے ہوں گے، بارہ ہزار لئے ہوں گے، تو ان کو محروم نہیں کرنا چاہیئے، صرف یہ ہے کہ ایک Ratio یا جو بھی طریقہ کار ان شاء اللہ کل بیٹھ کے اس کے مطابق کسی Consensus پہ پہنچ جائیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

Mr. Speaker: Thank you, Atif Khan. Qalandar Lodhi Sahi, windup, respond, please.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کرتے ہیں جی، آپ بات کر لیں۔

وزیر خوراک: آپ ادھر ہیں، میں کر لوں، آپ کے حصے کا میں کر لوں گا، پہلے بیٹھیں۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں آج اپنے سالانہ ترقیاتی کام سے پہلے عدالت کے اس فیصلے کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ میاں نواز شریف صاحب جو اس ملک کے تین دفعہ وزیراعظم رہے ہیں، ان کی صحت کے حوالے سے جو سوالات اٹھائے جا رہے تھے تو Appreciate کرتے ہیں عدالت کے اس فیصلے کو اور یہ امید بھی رکھتے ہیں کہ پاکستان میں جتنی بھی حکومتی جماعتیں ہیں، جتنی بھی جماعتیں ہیں، صحت کا جو معاملہ ہوتا ہے یہ سیاست سے بالاتر رہتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے اور اس فیصلے پہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور مسلم لیگ نون کے ساتھ اسی مسئلے پہ اظہار یکجہتی کا بھی اظہار کرتے ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، سالانہ ترقیاتی پروگرام جو ہوتا ہے، چھٹا سال ہے پی ٹی آئی کی حکومت کا اس صوبے میں، اور ظاہر ہے کہ وسائل کی تقسیم ہے، ان کی پہلی جو حکومت تھی وہ کولیشن حکومت تھی، میں نے کئی دفعہ یہ پوائنٹس یہاں پہ Raise کئے تھے کہ جماعت اسلامی ایک کولیشن پارٹنر تھی پی ٹی آئی کی، لیڈنگ

رول،اس حکومت میں قومی وطن پارٹی بھی کو َلیشن پارٹنر رہی ہے اور جو تقسیم پچھلے پانچ سال ہوئی تھی وہ پر سنٹیج کی بنیاد پہ تھی، میں نے مخالفت بھی یہاں پہ کی تھی لیکن ظاہر ہے ان کی حکومت تھی اور ان کا اختیار تھا، ہم نے Criticize بھی کیا تھا کہ ضرورت کی بنیاد پہ وسائل کی تقسیم جو ہے وہ ہونی چاہیئے اور اپوزیشن کے ساتھ زیادتی نہیں کرنی چاہیئے جناب سپیکر، لیکن ہماری نہیں مانی گئی، میں بھی ان ممبران میں ہوں کہ میں تو خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ میں اپوزیشن کا ممبر تھا، خوش قسمتی سے یا بد قسمتی سے میں اپوزیشن میں رہااور میرے خیال میں جسطرح نظرانداز کیا گیا ہمارے اس علاقے کو، جس علاقے نے مجھے منتخب کیا تھا، افسوس ہی کا اظہار کیا جا سکتا ہے اور کیا کیا جا سکتا ہے جناب سپیکر؟ اب چونکہ عاطف خان نے بات کی ہے، جب سے یہ نئی حکومت بنی ہے یہ حکومت، تو میرے خیال میں تین دفعہ ہم بیٹھے ہیں، میں پھر بھی خوش آمدید کہتا ہوں، مجھے تو امید نہیں ہے، میں نے اس دن بھی کہا تھا، لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب کو ضرور کوئی امید ہوگی، ضرور ان کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے اپوزیشن لیڈر صاحب کو اور جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز ہیں جناب سپیکر، لیکن یہ بڑاافسوسناک ہے، اس کے لئے یہ جواز بنانا کہ پچھلی حکومت نے کیا کیا تھا؟ ایم ایم اے نے کیا کیا تھا؟ اے این پی نے کیا کیا تھا؟ جناب سپیکر، میں پہلے بھی فلور آف دی ہاؤس یہ بات کہہ چکا ہوں کہ یہ رپورٹ سامنے لانی چاہیئے، ان کا دور حکومت رہا ہے، وہ رپورٹ سامنے لانی چاہیئے کہ اپوزیشن کے حلقوں کو کتنے ترقیاتی فنڈز دیئے گئے ہیں؟ جناب سپیکر! اے این پی اور پیپلز پارٹی کی بھی کو َلیشن گورنمنٹ رہی ہے، وہ رپورٹ اس اسمبلی میں لانی چاہیئے تاکہ یہ تو اندازہ ہو اور پھر پچھلی پی ٹی آئی کی جو حکومت ہے، انہوں نے جس طرح اپوزیشن کو دیوار سے لگایا جناب سپیکر، اور انہی حلقوں کو صرف اس وجہ سے دیوار سے لگایا یا نظرانداز کیا کہ ان ممبران کا تعلق جو تھا وہ اپوزیشن کی پارٹیوں سے تھا جناب سپیکر، تو یہ انتہائی نامناسب ہے لیکن جو ہم دیکھتے ہیں، عنایت اللہ خان نے Categorically calculated statistics/figure دیئے ہیں، میں Repeat نہیں کروں گا لیکن جناب سپیکر! صوبے کے تمام Existing roads کھنڈرات بن گئے ہیں جناب سپیکر، سارے صوبے میں میرے خیال میں آپ کے حلقے میں بھی، میرے حلقے میں بھی اور سب کے حلقوں میں لوگ اپنی مدد آپ کے تحت لگے ہوئے ہیں اور روڈز کی مرمت کر رہے ہیں جناب سپیکر، آج ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر یہاں موجود ہوتے، یعنی ایم اینڈ آر کی جو سالانہ ایلوکیشن ہوتی تھی وہ بند کر دی گئی ہے جناب سپیکر، تو روڈز تو کھنڈرات کی شکل اختیار کر گئے ہیں جناب سپیکر، اور یہ انتہائی افسوسناک ہے، بجلی چونکہ مرکز کا مسئلہ

ہے اور میں نے یہاں پہ بات بھی کی لیکن ممبران کو ان کے حلقوں کو پیسے ملتے تھے جو ٹرانسفارمرز ہوتے ہیں، وہ لوگ چندے اکٹھے کر کے سب کے حلقوں میں وہ خود سے مرمت کرتے ہیں جناب سپیکر، جو Ongoing schemes ہیں پچھلے چار سال سے پچھلے پانچ سال، پچھلے تین سال سے جو سکیمز شروع ہیں، ابھی تک 30 پرسنٹ، 25 پرسنٹ، 20 پرسنٹ اس پہ کام ہوا ہے، حکومت کے پاس پیسہ بھی نہیں ہے، آج صبح بھی میں نے اخبار پڑھا ہے، یہ مرکزی حکومت کو Pressurize کر رہے ہیں، یہ مرکز کی حکومت کسی اپوزیشن پارٹی کی تو نہیں ہے جناب سپیکر، اب اگر ہمارا حصہ بنتا ہے 45 ارب روپیہ کیوں نہیں دے رہے؟ ہم بھی سمجھ رہے ہیں اور یہاں پہ بتانا چاہیئے کہ 45 ارب روپیہ بجلی کے خالص منافع کی مد میں اگر ہمارے صوبے کے بقایاجات ہیں مرکز کے اوپر، قسط وار دینے چاہیئے تھے، آٹھ مہینے ہو گئے ہیں، مہینہ کے مہینہ دے دینے چاہیئے تھے تاکہ صوبے کا نظام بھی چلے اور مرکز کو بھی مشکلات نہ ہوں، اب ادھر بھی ہمارے ساتھیوں کی حکومت ہے اور ان ساتھیوں کی حکومت ادھر بھی ہے جناب سپیکر، تو ہم نے پہلے بھی آفر کی تھی لیکن جس طرح مجھ سے پہلے شاید اپوزیشن لیڈر صاحب نے بتایا کہ حکومت کو سنجیدہ ہونا پڑے گا جناب سپیکر، یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ Throw forward کی بات ہو گئی، اب پانچ سو انہوں نے تو پانچ سو کا فگر بتایا ہے، یہ 595 ارب روپیہ جو Throw forward ہے، اب اتنے بڑے Huge throw forward کی موجودگی میں مجھے تو کم از کم نظر نہیں آ رہا کہ آئندہ چار سالوں میں اس صوبے میں کوئی نیو سکیم لے آنی ہے، لیکن جو Ongoing schemes ہیں جناب سپیکر، ان کو بیٹھنا چاہیئے، وزیر خزانہ صاحب نے یہاں پہ ایک دفعہ میں نے تقریر سنی ہے، باقی تو میرے خیال میں وہ یہاں پہ آ نہیں رہے ہیں، ہم سب سے انہوں نے رابطہ کیا، یہ جو جو On goings schemes ہیں، انہوں نے ہمیں یقین دلایا فلور آف دی ہاؤس کہ کوشش کرتے ہیں کہ تھوڑا بہت ان Ongoing schemes کو ریلیز کرتے ہیں، آج ابھی ہم ان کو دیکھ نہیں پا رہے ہیں جناب سپیکر، تو یہ سارے ایسے مسئلے ہیں کہ ان چیزوں کو دیکھیں، یہ ایک چیز، عاطف خان یہاں پہ سینیئر منسٹر بیٹھے ہیں اور قلندر لودھی صاحب جواب دیں گے، یہ بات ان کو ماننا پڑے گی کہ ناکام ترین حکومت ہے، ان کی ناکام ترین، خزانہ خالی ہے، کنگال ہے، اس کی وجوہات تو سامنے بتائیں نا، ادھر مظفر سید صاحب فنانس منسٹر تھے، باوجود اس کے کہ مالی خسارہ ہے، صوبہ مالی طور پہ دیوالیہ ہے، ماننے کو تیار نہیں ہیں، وجوہات بیان کرنے کو تیار نہیں ہیں جناب سپیکر، اب اس طرح تو نہیں ہو سکتا، یہ تو مانیں کہ وجوہات کیا ہیں؟ شکر الحمد اللہ قدرتی آفات نہیں ہیں، انسانی آفات نہیں

ہیں، کوئی اتنے بڑے مسائل نہیں ہیں، اس کے باوجود یعنی صوبے میں ایک آنے کا ترقیاتی کام نہیں ہو رہا، تو پھر بتایا جائے کہ حکومت کی ذمہ داری کیا ہے، اس حکومت کا کام پھر کیا ہے؟ جناب سپیکر، جو مالی طور پہ صوبے کی دیوالگی ہے اور اس کی تو واضح مثال یہ ہے کہ وزیر خزانہ کو اب یہاں پہ آنے کی توفیق نہیں ہو رہی، ورنہ وہ آئیں، وہ ہمیں یہ بھی بتائیں کہ بار بار وہ بتا رہے تھے، وزیر اعظم صاحب نے ہمیں یقین دہانی کرائی ہے کہ جو بقایاجات ہیں وہ ہم دے رہے ہیں جناب سپیکر، یہاں پہ تو جنوبی اضلاع سے ہمارے تعلق رکھنے والے سینیئر ممبر نے تو بتایا جو گیس کی رائلٹی ہے، جو بجلی کی Sorry، تیل کی جو رائلٹی ہے وہاں پہ دے نہیں رہے ہیں، یعنی مجھے یاد ہے کہ کرک میں خوشحال خان خٹک یہ جو یونیورسٹی ہے، یہ مشر بیٹھے ہیں، یہ تو ہماری حکومت نے شروع کی ہے، ابھی تک اس پہ کام نہیں ہو رہا ہے، پچھلے پانچ سالوں میں ان لوگوں نے کیا کیا؟ تو جناب سپیکر، یہ برا نہ مانیں، ہم ان کے ساتھ ہیں، صوبے کے مسائل ہیں، صوبے کے مسائل میں بالکل ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن پتہ تو چلے، پتہ تو چلے اور یہ جو پھر اندر اندر سے جو کوششیں کر رہے ہیں، یہ جو Re appropriation، مجھے یہ بھی یقین ہے کہ پی ٹی آئی کے 80 پرسنٹ ممبران کو اس Re appropriations میں کوئی حصہ نہیں دیا جا رہا، تورغر کا یہاں پہ ہمارا آنریبل ممبر اٹھا ہے، یعنی جو پیکج اس کو ملا ہے، وزیر اعلیٰ صاحب نے ڈائریکٹیوز ایشو کئے ہیں کہ اس کو بند کیا جائے، میں نے پچھلے اجلاس میں عاطف خان کو کاپی دے دی اور انہوں نے Assure کرایا، انہوں نے Assure کرایا جناب سپیکر، ہم بڑے مہذب طریقے سے، بڑے مہذب طریقے سے، یعنی ان آٹھ مہینوں میں ہمیں ایک دفعہ ادھر آنا پڑا، اس پہ ہم خوش نہیں تھے، دوبارہ بھی اگر یہ موقع آئے گا، ہم خوشی سے ادھر نہیں آئیں گے لیکن میرے خیال میں جو طریقہ ہے، حکومت کا جو رویہ ہے وہ قابل افسوس ہے، یہاں پہ تو صحیح ہے جماعت اسلامی کے ساتھ ہزار اختلافات، جمیعت کے ساتھ ہزار اختلافات، مسلم لیگ کے ساتھ ہزار اختلافات، پیپلز پارٹی کے ساتھ ہزار اختلافات، یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم روایات سے ہٹ کے یہاں پہ حکومت کر رہے ہیں تو یہ پھر کونسی روایت ہے؟ آپ ان کے وزراء سے پوچھیں، میں نے اس دن بھی یہ بات کہی جناب سپیکر، ادھر یہ جو ایڈوائزر ہیں ایجوکیشن کے، یعنی پشاور کے سینیئر ترین چلڈرن سپیشلسٹ کی وائف کو Spouse policy کے برعکس دوسرے ضلع میں ٹرانسفر کیا ہے اور آپ اس کے جواب کو دیکھیں، وہ ایسا جواب دے رہے ہیں جس طرح یہ وزارت ان کی جاگیر ہو، جناب سپیکر، آپ نے بار بار رولنگ بھی دی اور میرے آنے سے پہلے بھی میرے خیال میں آج آپ نے رولنگ دی تھی کہ عمران خان صاحب کو رپورٹ کریں

گے جناب سپیکر، بڑی معذرت کے ساتھ اسی چیئر سے کئی دفعہ رولنگ آئی ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو رپورٹ کریں گے وزراء کی، دوبارہ آپ رولنگ دیتے ہیں کہ پرائم منسٹر کو آج دوبارہ، تو میرے خیال میں آپ کی پارلیمانی پارٹی ہوگی، پی ٹی آئی کی پارلیمانی پارٹی موجود ہوگی، ان کا کوئی پارلیمانی لیڈر موجود ہوگا، یہ ایسے Internal political مسائل ہوتے ہیں کہ سیاسی جماعتیں اپوزیشن میں ہوں یا حکومت میں ہوں، پارلیمانی پارٹی کے اجلاس بلاتے ہیں اور سارے وزراء کو پابند بناتے ہیں، مجھے تو کچھ اور لگ رہا ہے جناب سپیکر، کچھ اور، یعنی آٹھ مہینوں میں یہ جو حکومت ہے وہ اپنی کابینہ مکمل نہیں کر سکی تو مسئلہ تو مجھے اندر اندر سے کچھ اور لگ رہا ہے جناب سپیکر، اور اس کی سزا صوبے کے عوام کو تو نہیں دینی چاہیئے، اس کی سزا اپوزیشن کو تو نہیں دینی چاہیئے جناب سپیکر، یعنی اگر آٹھ مہینوں میں ایک سو چوبیس ممبران میں اگر ان لوگوں کی تعداد پچاسی ہے، عدم اعتماد اگر ہم لانا بھی چاہیں تو ہم کامیاب نہیں کر سکتے جناب سپیکر، ہماری تعداد اتنی ہے کہ ہم بمشکل ریکویزیشن جمع کراتے ہیں جناب سپیکر، تو ان لوگوں کو بیٹھنا چاہیئے، ان کو بیٹھنا چاہیئے جناب سپیکر، اور یہ چونکہ وہ Topic یا وہ موضوع تو بعد میں آ رہا ہے لیکن وسائل کی تقسیم میں جس طرح این ایف سی ایوارڈ کے تحت مرکز سے صوبوں کو جو حصہ ملتا ہے، اسی طرح پچھلی تقریر میں عنایت اللہ خان نے بات کی تھی، شاید ابھی بھول گئے ہیں پی ایف سی کے حوالے سے۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> بابک صاحب، وائنڈاپ کریں۔

<u>جناب سردار حسین:</u> ہاں بالکل، جناب سپیکر، میں وائنڈاپ کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نماز کا ٹائم ہے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> اور میں اس بات پہ خوش ہوں کہ قلندر لودھی صاحب جواب دیں گے مجھے کہ یہاں ہماری حکومت تھی اور میں توقع بھی رکھتا ہوں کہ یہ فلور آف دی ہاؤس پہ بات بتائیں، یعنی یہ ہماری حکومت پر کتنی تنقید ہو رہی ہے، قلندر لودھی صاحب اپوزیشن میں تھے، اس پارٹی کی جو حکومت ہے، یہ نہیں بتا سکتے ہیں کہ اپوزیشن ممبر کو کسی نے کالج دیا ہو؟ لیکن میں صرف قلندر لودھی صاحب کا ذکر اس لئے نہیں کرتا ہوں کہ یہ اکیلے اپوزیشن ممبر تھے جن کو یا جس کے حلقے کو کالج ملا ہے، اور بھی بہت سارے ممبرز ہیں، اور بھی بہت سے ممبرز ہیں جی، تو ان کے حلقے کو کالج ملا ہے جناب سپیکر، میں اس چیز کا خود گواہ ہوں اور یہ جو میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ وہ رپورٹ اسمبلی کے سامنے لانی چاہیئے جناب سپیکر، تاکہ یہ ہمارے

دوست ہیں، ہمارے بھائی ہیں، ان کی حکومت ہے، کم از کم ان کو اندازہ ہو جائے گا کہ اپوزیشن کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہوتا ہے کہ وہ صوبے کے Representative نہیں ہوتی، جناب سپیکر، قلندر لودھی صاحب جو ہیں وہ Positive جواب دیں گے اور یہ صوبہ جن مسائل سے دو چار ہے، ہم پھر بھی حکومت کا ساتھ دیں گے لیکن میرے خیال میں حکومت کو، ان کے جو فیصلے ہیں یا ان کا جو طریقہ ہے، اس پہ ضرور نظر ثانی کرنی چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، بہت بہت شکریہ۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جی یہ آج خوش نظر آ رہے ہیں۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بات کرنے کا موقع۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مائیک آن کریں۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> میں بہت مختصر بات کروں گا، صرف تجویز تک اپنی رائے جو ہے وہ بات کو محدود رکھوں گا۔ سب سے پہلے تو میں آج اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں کہ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف صاحب کو اور سپریم کورٹ آف پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے طبی بنیادوں پر ان کو علاج کے لئے چھ ہفتے کی جو ضمانت دی ہے، اس پر یقیناً میں اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا کرتا ہوں اور جناب سپیکر صاحب، میں بجٹ کے حوالے سے یہ تجویز دینا چاہتا ہوں کہ یہ ساری خرابی امبریلا میں ہے۔ آپ دیکھیں تو اس سے پہلے جتنے بجٹ پیش ہوتے رہے ہیں تو وہ صرف پانچ یا چھ ضلعوں تک ان کا فنڈ محدود ہوتا تھا اور جب تک یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ امبریلا ختم نہیں ہوگا تب تک ممبران چاہے وہ ادھر بیٹھے ہیں یا ادھر بیٹھے ہیں، دونوں طرف کے ممبران کی حق تلفی ہوتی رہے گی۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ٹیکسز جو اکٹھے کئے جاتے ہیں، کیا چھ ضلعوں والے لوگ دیتے ہیں، کیا یہ تحریک انصاف کے لوگ دیتے ہیں، کیا یہ سارے صوبے کے عوام سے یہ ریونیو اکٹھا نہیں ہوتا؟ اگر یہ سارے صوبے کا حق ہے تو پھر میرے خیال کے مطابق جو طریقہ اس سے پہلے بجٹ سے پہلے جو تجاویز لی جاتی تھیں، جتنے بھی ہمارے اس صوبے کے وسائل ہیں، ان کو ڈویژن وائز تقسیم کیا جائے، ضلع وائز تقسیم کیا جائے اور ضلعوں کے اندر تمام ڈیپارٹمنٹس کے ہیڈز بیٹھتے ہیں، ان کو چاہیئے کہ وہ Need basis پہ اپنے ضلع کے اندر سڑکوں کے جو مسائل ہیں، سکولوں کے ہیں، واٹر سپلائی سکیموں کے ہیں، وہاں سے اگر وہ تیار کر کے بھیجیں تو میرے خیال کے مطابق یہ حق تلفی والا سسٹم ختم ہو جائے گا۔ اگر حکومت اس کے اوپر کام کر لیتی ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ حکومت کی بڑی کامیابی ہوگی، اگر وہ چاہے کہ صوبے کے عوام کی حق تلفی نہ ہو،

آپ دیکھیں، سپیکر صاحب، پچھلی دفعہ بھی یہی پانچ سال ہم روناروتے رہے کہ یہ بجٹ، یہ پیسہ پانچ یا چھ ضلعوں کا نہیں ہے بلکہ پورے صوبے کا ہے لیکن کبھی بھی اس کے اوپر توجہ نہیں دی گئی، اب بھی میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت اس کو ضلع وائز یا ڈویژن وائز اس کو تقسیم کر لے تو میرے خیال کے مطابق سارے صوبے کے لوگ، لوگوں کی حق تلفی نہیں ہو گی۔ دوسری بات جو اس سے پہلے تفصیل سے سارے دوستوں نے بات کر دی ہے، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو منصوبہ بندی اس سے پہلے ہوتی رہی ہے، آپ دیکھیں اگر جو اے ڈی پی کی رننگ سکیمیں ہیں، 'آن گوئنگ' سکیمیں ہیں، اگر یہ حکومت ایک روپیہ بھی نیکسٹ اے ڈی پی میں نہ ڈالے تو وہ ساری سکیمیں ان پانچ سالوں میں مکمل نہیں ہو سکتی ہیں۔ ابھی جو کام شروع ہیں جس میں واٹر سپلائی سکیموں کا بہت بڑا مسئلہ ہے کہ اگر ٹرانسفارمر نہیں لگا ہے، پمپ مشین نہیں لگی ہے، پائپ لوگ اکھاڑ کے لے گئے ہیں، کروڑوں روپے کا نقصان، مطلب ہے ایک ایک، دو سکیمز میں ایک ایک ضلع میں کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح سڑکوں کے اوپر ٹینڈرز ہوئے ہیں، ٹھیکیداروں کو پیسے ہی نہیں مل رہے ہیں، انہوں نے ساری کی ساری سکیمیں بند کر دی ہیں اور ترقیاتی کام ٹھپ ہیں جناب سپیکر صاحب، جو ہزارہ ڈویژن بالخصوص زلزلے سے جو سکول متاثر ہوئے تھے، اس وقت 'ایرا' والوں نے وہ سکول گرا دیئے اور اب تک کسی سکول پہ، کسی کی بنیاد بنی ہے، کسی کا سات فٹ کام ہوا ہے، بچے باہر بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں، تعلیم حاصل کر رہے ہیں، دھوپ میں، بارش میں، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت ان گیارہ سو سکولوں جن کی بلڈنگیں گری ہیں یا جو نامکمل ہیں، اگر ان کو مکمل کر لے تو کم از کم بچوں کو اندر بیٹھ کر پڑھنے کا موقع ملے گا۔ اور دوسری بات جناب سپیکر صاحب، ایک جو اہم منصوبہ حویلیاں دھمتوڑ بائی پاس کا ہے، اس کے اوپر ٹینڈر بھی ہوا ہے اور ایف ڈبلیو او والے اس کے اوپر کام کر رہے ہیں، فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی جو پوزیشن ہے وہاں پہ وہ Penality ڈال رہے ہیں محکمے کے اوپر، اور کام تقریباً بند ہونے والا ہے، اگر وہ منصوبہ مکمل ہو گیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن کے لوگ جس کرب میں مبتلا ہیں اور بالخصوص ایبٹ آباد اور گلیات کے لوگ، تو اس منصوبے کے اوپر فی الفور حکومت مہربانی کر کے فنڈ دے تاکہ اس کو جلد از جلد مکمل کیا جا سکے۔ بس میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں، میں آپ کا وقت زیادہ نہیں لوں گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ الحاج قلندر خان لودھی صاحب، آنریبل منسٹر فار فوڈ۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں آپ کی بہت زیادہ تعریف کرتا ہوں کہ آپ اتنے فراخ دل ہیں، ماشاء اللہ آپ نے میرے اپوزیشن کے بھائیوں کو جو کہ بڑے سینیئر پارلیمنٹرین بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی تیسری دفعہ جیت کر آیا ہے یا کوئی دوسری دفعہ اور چیف منسٹر بھی رہے ہیں اور اپنی گورنمنٹ میں بھی رہے ہیں اور آپ کے سامنے مثالیں بھی دی ہیں، تو میری کاپی Notes لیتے لیتے ختم ہو گئی، گتے پر بھی میں نے لکھا ہے۔ سترہ انہوں نے باتیں کی ہیں اور بڑی اچھی بات کی ہے لیکن میں سینیئر منسٹر کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ان سب کی باتوں کا، میں انہیں منع کر رہا تھا لیکن وہ کھڑے ہو گئے، انہوں نے بات بھی کی، 'انڈر ٹیکنگ' بھی دے دی کہ ہم سب بیٹھ کر آپس میں اس پر بات کرتے ہیں اور اس کا حل نکالتے ہیں۔ اب انہوں نے بھی بات کر دی اور میں نے بھی، جس دن ہمیں چیف منسٹر صاحب نے بلایا تھا اپنے سی ایم ہاؤس میں تو میں نے ان سے بات کی کہ صبح ہمارے اگر اپوزیشن کے بھائی بات کریں گے تو ہمیں ان کو کیا جواب دینا ہے، فنڈ کا کیا ہو گا؟ انہوں نے کہا کہ میں فنڈ دوں گا، جناب سپیکر، آپ کو یقین کی حد تک اور اگر یہ چاہیں گے تو میں ایک ایک کا جواب بھی دوں گا لیکن چونکہ انہوں نے بہت ساری بات Randomly کی ہے اور بہت ساری باتیں Specific بھی ہوئی ہیں، جیسے عنایت اللہ صاحب اور خود گورنمنٹ میں رہ کے اس وقت اس کی کوئی تصحیح نہیں کی، جو بھی رہا ہے وہی بات کر رہا ہے۔ امبریلا کی بات ہے تو 2002 سے آیا ہے، 2002 میں کس کی گورنمنٹ تھی؟ کیسے آیا اور یہ ساری چیزیں ساتھ ساتھ چلتی رہی ہیں، تو اب جو بات انہوں نے کی ہے تو اس کا Random جواب بھی ہو سکتا ہے لیکن اب یہ جو ساری باتیں ہیں، آخر میں جو بات نلوٹھا صاحب کی ہے، مجھے یہ بڑی پسند آئی ہے اور یہ ہونا بھی ایسا چاہیئے کہ سکیمیں تھرو ڈیپارٹمنٹ آنی چاہیں، Need basis پر وہ ڈویژن لیول پر ہوں اور ہماری میٹنگز ڈویژن لیول پر ہوں اور اس کے بعد یہ ڈسٹرکٹ لیول پر تو وہاں سے ہم دیکھیں کہ بھئی کیسے سکمیں، بجائے اس کے کہ یہ Politically سسٹم میں نہیں آنی چاہئیں تو تب کچھ کام میرے خیال میں، ابھی یہ کہتے ہیں کہ 'آن گوئنگ' اگر 'آن گوئنگ' پر فنڈ نہ دیں تو یہ بوجھ کب اے ڈی پی سے ختم ہو گا؟ یہ تو اے ڈی پی میں Reflect ہوتی رہی ہیں، تھرو فارورڈ جاتا رہے گا، انہیں ختم کرنا ہے، اس لئے کہ جس کسی کی بھی 'آن گوئنگ' سکیم ہے، اس پر ایلوکیشن رکھی گئی ہے، تھوڑی رکھی گئی ہے یا زیادہ رکھی گئی ہے، ففٹی پرسنٹ پہلے دی گئی ہے اور ففٹی پرسنٹ اب دوبارہ دی گئی ہے، وہ بھی ختم ہو گئی ہے، اس پر بھی اور اس کے بعد دوسرا یہ ہے کہ ماشاء اللہ آپ بھی رہے ہیں، میں بھی، پارلیمانی لیڈر بھی تھا، ان کے پاس

اپوزیشن کے ساتھ بیٹھا ہوں اس لئے درانی صاحب جب اٹھتے ہیں، جب میرے دوست اپوزیشن کے اٹھتے ہیں تو ادھر دیکھتے ہیں، میری طرف نہیں دیکھتے، انہوں نے تین دفعہ کہا کہ یہ دو منسٹرز بیٹھے ہیں، تیسرا مجھے انہوں نے نہیں کہا، مجھے اب اپنی اپوزیشن کا یہ حصہ سمجھتے ہیں، میں اس پر بھی خوش ہوں کہ یہ مجھے اپنی دوستی کا تو وہ کرتے ہیں، تو میں درمیان میں برج کی حیثیت اختیار کروں گا، اب میری ڈیوٹی یہی ہے کہ میں ایک برج کا رول ادا کروں، میں ان کا بھی اور اس طرف بھی دونوں کی طرف میری سوچ اچھی اس طرح سے ہو گی اور میں چوتھی دفعہ اس سیٹ پر بیٹھا ہوں تو یہ اللہ کی مہربانی سے، یہ کاموں سے یہ نہیں ہے کہ جیسے بات کی منور خان نے کہ مجھے ووٹ مل جاتے ہیں، میں کام نہ بھی کروں، شکر ہے کہ بعض لوگوں کا ایسا ہے، جیسے میں بھی چوتھی دفعہ آیا ہوں، ضروری نہیں ہے کہ میں نے اتنے بڑے کام کئے ہوں لیکن اللہ کی مہربانی سے آدمی آجاتا ہے، ہر ایک کے کام ہیں، ہر ایک کو ضرورت ہے کام کی، لیکن میری اپوزیشن سے یہ ریکویسٹ ہے کہ میں بھی پارلیمانی لیڈر رہا ہوں اور آپ بھی رہے اور آپ کی گورنمنٹ بھی، دیکھیں درانی صاحب کی گورنمنٹ تھی، پھر آپ لوگوں کی اے این پی کی گورنمنٹ آئی، ہم نے تو ناراضگی نہیں کی، ہم نے تو چیف منسٹر ہاؤس کو کسی دوسرے کا ہاؤس نہیں سمجھا، ہم تو وہاں گئے ہیں، وہاں اپنی سکیمیں بھی دیں ہیں اور وہاں سے بات بھی کی ہے اور ان سے پیسے بھی لئے ہیں، آپ لوگ کیوں نہیں بیٹھتے چیف منسٹر کے ساتھ، آپ اپنی چیز کیوں نہیں دیتے، کسی کو آپ یہاں ہاؤس میں دیتے ہیں؟ سب کچھ پھر ہاؤس میں آپ بات بھی کرتے ہیں، بڑی Politely بات بھی کرتے ہیں، پھر تڑی بھی دے دیتے ہیں کہ ہم کورٹ میں جائیں گے، ہم پکڑ کے لے لیں گے، ہم زبردستی لے لیں گے، مجھے یہ بتائیں یہ کس طرح سے یہ سسٹم پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا؟ آپ پولیٹیکل لوگ ہیں، بیٹھیں، اپنے اپنے جو کام ہیں سی ایم کے ساتھ بیٹھیں، ہم لوگ بھی اس میں بیٹھیں گے، سپیکر صاحب بھی بیٹھیں گے، سینیئر منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، میں اس پر بات کرتا ہوں، سب کچھ تو نہیں ہو جائے گا لیکن Need base پر آپ کی جو زیادہ مجبوری ہے، اس کو پہلے لے آئیں، اس کے بعد یہ فنڈ آپ کو خواہ مخواہ ملے گا، وہی فارمولہ آپ کی گورنمنٹ میں آپ نے جب ہم اپوزیشن میں تھے ہمارے اوپر لاگو کیا ہے، شاید اس سے یہ بہتر ہی فارمولہ ہو گا، وہ ہم نے بھی دو دو کلومیٹروں کیلئے بہت بھاگتے رہے ہیں، پورے پورے Tenure میں بعض چیزیں نہیں ملیں، میں نام نہیں لینا چاہتا ہوں اور ایکسپوز بھی نہیں کرنا چاہتا اور بعض کی مہربانی ہے، جیسے کالج کی بات انہوں نے کی، واقعی اس دور میں مجھے کالج ملا اور وہ پی ایس بھی بن گیا اور اس میں آٹھ سو بچیاں پڑھ

رہی ہیں اس وقت، اور میرے حلقے کو ایک مہینے کا کوئی بتیس، چالیس لاکھ روپے کا فائدہ ہو رہا ہے، وہ جو بچوں کا کرایا ہے وہ جو اچھی بات ہے لیکن میں نے مانگا ہے تو مجھے کسی نے دیا ہے، اگر میں بیٹھ جاتا، تڑی لگاتا کہ میں لوں گا اور میں ایسے لے لوں گا، کورٹ کے تھرو لے لوں گا اور میں ایسے پکڑ کے میڈیا کے تھرو لے لوں گا یا میں سارے پشاور کو جمع کر لوں گا اور روڈ پر لے آوں گا تو میں اس طرح سے کروں گا، تو میں نہیں سمجھتا کہ اس طرح سے یہ مسئلے حل ہو جائیں گے، مسئلے بیٹھ کر حل ہوں گے۔ بالکل یہ ان کے جائز حقوق ہیں، حق ہے، اپوزیشن اور ٹریژری بینچز میں کوئی فرق نہیں ہے، سب لوگوں کے نمائندے ہیں، سب لوگوں نے ان کو ووٹ دیئے ہیں اور سب ووٹ لیکر آئے ہیں، سب نے جواب دینا ہے اور یہاں ہی نہیں، ہم نے آگے بھی جواب دینا ہے، اس طرف والے بینچز یا اس طرف والے بن جائیں، ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا، بے انصافی تو بالکل کسی سے کرنی ہی نہیں ہے لیکن اپنی بات کرنی چاہیئے۔ دوسری بات، جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے نوٹس میں یہ ایک بات لاتا ہوں، افسوس بھی ہوا ہے، آپ بہت زیادہ کوشش کرتے ہیں اور بہت سے اچھے طریقے سے Minutely اس کو دیکھتے ہیں، آپ نے سیکرٹری صاحبان کو بڑا Punctual کیا ہوا ہے لیکن مجھے افسوس ہوا ہے کہ یہ سولہ میرے دوستوں نے پوائنٹ اٹھائے ہیں مختلف اور یہ میری کاپی بھر گئی ہے، میں بار بار پیغام بھیجتا ہوں، ایک چٹ تک نہیں آئی، ایک چٹ تک میری طرف نہیں آئی کہ اس میں یہ بات ہے (شیم، شیم) مجھے تو یہ نہیں سمجھ آتی کہ ان کو آپ کیوں بلاتے ہیں یہاں؟ اور یہاں یہ کیوں بیٹھتے ہیں؟ اگر ان کا کام تھا کہ مجھے اس کی طرف سے ہر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو میرا دوست ادھر سے بات کرتا ہو، اس کا مجھے Specific جواب مجھے آتا، اس کا کوئی مجھے کوئی فگر بتایا جاتا، اب میں نے یہ نوٹ کر لئے ہیں، میں ان شاء اللہ چیف منسٹر کے ساتھ بھی بیٹھوں گا، سینیئر منسٹر بھی سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، ہم اکٹھے بیٹھ کے ہر ایک بات کی، آپ کی بات ان شاء اللہ وہاں تک پہنچائیں گے اور آپ کی وکالت بھی کریں گے، یہ نہیں ہمارا آپ پر احسان ہے، آپ اس صوبے کا حصہ ہیں، آپ کا حصہ ہے اس میں، جیسے ٹیکسز ہم دیتے ہیں ویسے ہی آپ بھی ٹیکسز دیتے ہیں، یہ سب کا صوبہ ہے اور ہماری یہ اسمبلی ہے، یہ ایک جرگے کی حیثیت رکھتی ہے، ہم اس کو کبھی بھی پامال نہیں کریں گے ان شاء اللہ، اس کی انا کو ہم مجروح نہیں ہونے دیں گے، ہم سارے بیٹھ کر اس میں کریں لیکن آپ سے میری ریکویسٹ ہے کہ پارلیمانی لیڈر لوگ بناتے ہی اس لئے ہیں کہ پارلیمانی لیڈر دو چار پانچ ہو جاتے ہیں، وہ چیف منسٹر سے وقت لیتے ہیں اور ساتھ بیٹھتے ہیں،

ایک دن وقت نہ ہو تو دوسرے دن کا لیتے ہیں، دوسرے دن لیں گے، اسی طرح سے پچھلی دفعہ اورنگزیب نلوٹھا صاحب تھے اور شاید آپ بھی تھے، شاید آپ تھے، تو ہم جاتے تھے، بار بار جو جاتے ہیں وہ کام لے لیتے ہیں، آدمی اگر یہ کہے کہ میں تڑی سے یہاں کام لوں گا، بیٹھ کے یا اس طرح سے ہو گا، ایک سسٹم تو یہ ہے کہ ہماری سکیمیں ہر ڈسٹرکٹ وائز Need basis پر، دوسری بات یہ ہے کہ ہم اپنی اپنی سکیمیں اپنے سی ایم سیکرٹریٹ میں دیں گے، سی ایم سے ڈسکس کریں کہ یہ سکیم مجھے پہلے دیدیں یا بعد میں دیدیں اور اس ڈسکشن سے ہمارے مسئلے حل ہو جائیں گے اور لوگوں کے بھی مسئلے حل ہوں جائیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کے مسئلے حل ہوں، کیوں نہ حل ہوں اور اتنا Polite CM کہ اس سے پہلے کوئی نہیں دیکھا، میں جتنا بیٹھا ہوں، میں نے درانی صاحب کو بھی دیکھا، بہت اچھے انسان تھے، میں نے ہوتی صاحب کو بھی دیکھا، بہت اچھے انسان تھے، میں نے خٹک صاحب کو بھی دیکھا لیکن یہ تو اتنا Polite آدمی ہیں، ہر ایک کی بات سنتا ہے، ہر ایک کی بات کا جواب دیتا ہے اور اس کے علاوہ وہ Rude minded نہیں ہے، کسی کو اس کے ساتھ بیٹھنے میں کیا حرج ہے؟ تو آپ سب لوگ، یہ چاہوں گا کہ اگر یہ ایک ایک پڑھوں گا تو میرے خیال میں آپ کی عصر کی نماز بھی ضائع ہو جائے گی اور مغرب کی بھی، چونکہ اتنے پوائنٹس ہیں تو اس لئے میں نے یہ آپ کو مخلص طریقے سے، میں آپ کو یہ ایشورنس دیتا ہوں کہ میں یہ سب سی ایم کے سامنے بھی رکھتا ہوں اور میرے سینیئر منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور باقی بھی ہم سب بیٹھے ہوئے ہیں، سپیکر صاحب کی موجودگی میں ان شاء اللہ ہم اس پر بات کریں گے اور آپ اپنے پارلیمانی لیڈر جو ہیں پارٹیوں کے، وہ بھی سی ایم کے ساتھ بیٹھیں اور اپنے مسئلے، ان شاء اللہ فنڈز آپ کے لئے ہیں اور آپ کو ملیں گے۔ وہ جو پینتالیس ارب ہیں تو اس میں میرے خیال میں پیسے آئے ہوئے ہیں، ان شاء اللہ ابھی اس میں پیسے سب کو ملیں گے، اس میں کوئی مایوسی کی بات نہیں ہے، ہم سب نے مل کر ان شاء اللہ اس صوبے کے لئے اور اس ملک کے لئے سوچنا ہے، میں اسی سے آپ سے اجازت چاہتا ہوں، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو ویری مچ۔ میں ایک Clarification کرنا چاہتا ہوں، لودھی صاحب نے جو ایک بات کی ہے، لودھی صاحب! کیبنٹ کو یہاں Available کرنا، ایم پی ایز کو Available کرنا اور سیکرٹریز کو Available کرنا یہ گورنمنٹ کی Responsibility ہے، یہ اسمبلی کی Responsibility نہیں ہے اور اسمبلی نے پھر بھی، میں نے ایک رولنگ دے کر سینیئر آفیسرز کو پابند کیا کہ وہ اسمبلی کے اندر آئیں۔ ابھی ایڈیشنل سیکرٹری لیول کے لوگ آ رہے ہیں، پہلے تو ایس اوز آیا کرتے

تھے تو یہ آپ چیف منسٹر صاحب سے بات کریں کہ جو سیکر ٹریز یا جو بھی لوگ یہاں پہ آتے ہیں وہ جو بھی منسٹر ہے، اس کو Facilitate کرنے کے لئے آتے ہیں تاکہ جیسے آپ نے ایک فریاد کی کہ آپ کو چیزیں نہیں بھیج رہے تھے This is their responsibility جو بھی آپ کی Need ہو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، میرے خیال میں یہ لمبا ہو جائے گا، شکریہ۔

جناب سردار حسین: مختصراً بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں تو قلندر لودھی صاحب سے یہی Expect کر رہا تھا اور میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور میں سینیئر منسٹر سے ریکویسٹ بھی کروں گا کہ جو وفد انہوں نے منسٹرز کا بنایا ہے تو میرے خیال میں ہم سب کے بزرگ ہیں، ان کو ضرور شامل کرنا چاہیئے۔ ایک چیز کی میں وہ کرنا چاہتا ہوں کہ اب ایسا لگ رہا ہے وزیر اعلیٰ صاحب سے ہمارے ممبران جو ہیں وہ ملنے کی خواہش نہیں رکھتے ہیں، تو قلندر لودھی کو پتہ ہے حیدر خان یہاں پر پانچ سال وزیر اعلیٰ رہے، پانچ سال، پانچ سال میں اپوزیشن نے ایک ریکویزیشن نہیں کی، ایک ریکویزیشن اجلاس کی ایک، سیکنڈ جناب سپیکر، حیدر خان نے پانچ سال ہفتے میں ایک دن جمعرات کا دن ہوتا تھا اور وہ اے این پی کے ممبران کے لئے نہیں تھا، انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ یہاں پر موجود ہو گا، سارے ایک سو چوبیس ممبران کو دعوت تھی اور A سے لے کر Z تک تمام پارٹیوں کے ممبران، نلوٹھا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پہ، تمام ممبران سی ایم ہاؤس میں جمعرات کے دن ہر ایک ممبر اور اس طرح بھی نہیں تھا جناب سپیکر، کہ وہاں اے این پی کے ممبران پہلے آئیں گے اور مسلم لیگ کے ممبران بعد میں آئیں گے، جو ممبر جو ممبر پہلے گیا وہ پہلے جاتا تھا ان سے ملاقات کرتا تھا اور یہ جناب سپیکر، یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے، میں دوبارہ اس چیز کو، مجھے شرم آ رہی ہے ان جیسے بزرگ، میں بڑا احترام رکھتا ہوں، بڑا احترام رکھتا ہوں لیکن میں دوبارہ سینیئر منسٹر سے ریکویسٹ کروں گا کہ اپنے Delegation میں ان کو ڈالیں، میں دوبارہ حکومت کو یہی کہوں گا کہ ہمیں شوق نہیں ہے، یہاں پہ خوا مخواہ اپوزیشن کا ہمیں شوق نہیں ہے لیکن آپ Revise کریں، آپ لوگ نظر ثانی کریں، یہاں پر پارٹیاں آتی جاتی ہیں، آج آپ ہیں کل شاید کوئی اور ہو، لیکن اس صوبے کی کچھ روایات ہیں جناب سپیکر، ان روایات کو محفوظ رکھنا چاہیئے، بس میری صرف یہی ریکویسٹ ہے۔

Mr. Speaker: Thank you very much. The sitting is adjourned till 1:30 PM, Wednesday, 27th March, 2019.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 27 مارچ 2019ء بعداز دوپہر ایک بجکر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہوگیا)